REGD No. P.76

رجسٹرڈ نمبر پی ۷۶

اخبار احمدیہ

قادیان ۲۰ دسمبر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اخبار الفضل میں شائع شدہ ۱۴ دسمبر کی رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کی عام طبیعت تو بفضلہ تعالیٰ بہتر ہے لیکن قارورہ کے معائنہ سے پتہ چلا ہے کہ ابھی انفیکشن کا کچھ اثر باقی ہے۔ نیز کسی قدر ضعف بھی ہے اسلئے طبیعت پوری طرح بحال نہیں ہوئی۔ احباب حضور انور کی صحت کاملہ عاجلہ کیلئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و سلامتی کی لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین

قادیان ۲۰ دسمبر رمضان المبارک کا آغاز ہو چکا ہے مسجد اقصیٰ میں حسب دستور سابق روزانہ بعد نماز ظہر قرآن کریم کا درس ہوتا ہے۔ پہلے روز چوہدری مبارک علی صاحب نے درس دیا اس کے بعد ان کی دیگر مصروفیات کے سبب مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد نے دوسرے پارہ سے سورۃ نساء کے آخر تک درس دیا۔ کل چھٹے روز سے مکرم مولوی منظور احمد صاحب گھنوکے نے سورۃ مائدہ کا درس دیا۔ آج مکرم مولوی محمد عمر علی صاحب بنگالی نے سورۃ انعام سے درس دینا شروع کیا۔ مقامی احباب ذوق شوق سے درس میں حاضر ہوتے ہیں۔ مسجد مبارک میں تہجد کے وقت مکرم حافظ سخاوت علی صاحب اور مسجد اقصیٰ میں بعد نماز عشاء مکرم حافظ الدین صاحب نماز تراویح پڑھاتے ہیں۔

قادیان ۲۰ دسمبر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

ملفوظات حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

جماعت احمدیہ کے لئے تین خوشخبریاں!

(مرتبہ:- مکرم مولوی سلطان احمد صاحب پیرکوٹی)

ربوہ یکم نومبر ۱۹۶۶ء۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نماز مغرب کے بعد مسجد میں ہی کچھ دیر تک احباب میں تشریف فرما رہے۔ اور دوستوں سے مختلف مواضیع پر گفتگو کی ابتداء میں حضور نے فرمایا:-

تین خوشخبریاں ہیں

ایک خوشخبری تو یہ ہے کہ ہندوستان میں جتنے غیر مبائع تھے ان کی اکثریت بیعت کرکے مبائعین میں شامل ہو گئی ہے۔ جو گھرانے باقی رہ گئے ہیں [illegible] لئے بھی دعا کرنی چاہیئے۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں بھی جماعت میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

دوسری خوشخبری یہ ہے

کہ یوگنڈا (مشرقی افریقہ) میں ایک سکول مکرم مختار احمد صاحب ایاز نے کھولا تھا کیونکہ وہ سکول دراصل جماعت کی کوششوں سے جاری ہوا تھا۔ اب انہوں نے وہ سکول جماعت کے سپرد کر دیا ہے۔ اور اب وہ کوشش کر رہے ہیں کہ ایک اور سکول کھولیں۔ وہاں سکول کھولنے میں روک یہ تھی کہ سکول کی عمارت کا نقشہ پاس نہیں ہوتا تھا۔ اب خدا تعالیٰ کے فضل سے نقشہ پاس ہو گیا ہے۔ اور اس کا سنگ بنیاد بھی رکھ دیا گیا ہے

جس دن سکول کا سنگ بنیاد رکھا جا رہا تھا۔ اسی دن اللہ تعالیٰ نے وہاں کی جماعت کو

ایک اور خوشی بھی دکھائی

ہمارے ایک مخلص احمدی تھے جن کا نام زکریا کزیٹو ہے) پچھلے دنوں جب یوگنڈا کے ساتھ حکومت کا جھگڑا ہوا اور فساد بھی ہوا تو کباکا کے ساتھ تعلق رکھنے کی وجہ سے حکومت نے مسٹر زکریا کزیٹو کو بھی گرفتار کر لیا۔ ایک دفعہ انہیں آزاد کر دیا گیا۔ مگر پھر دوبارہ گرفتار کر لیا گیا جس دن سکول کا سنگ بنیاد رکھا جا رہا تھا اسی دن حکومت نے انہیں رہا کر دیا۔ اور رہائی کے بعد وہ سیدھے مسجد میں پہنچے۔ اور یہ وہ وقت تھا جب مسجد کے ہی احاطہ میں سکول کا سنگ بنیاد رکھا جا رہا تھا وہاں وہ بھی دعا میں شریک ہو گئے۔ اور اس طرح وہاں کی جماعت کو اللہ تعالیٰ نے دو خوشیاں دکھا دیں۔

مسٹر زکریا کزیٹو بڑے مخلص دوست ہیں

گو وہ زیادہ پڑھے ہوئے نہیں ہیں۔ لیکن پھر بھی قرآن کریم کے ترجمہ (لوگنڈا) میں وہ مدد دیتے رہے۔ اور اس کام میں روزانہ کئی کئی گھنٹے خرچ کرتے رہے۔ کباکا کے وہ قریبی دوست تھے۔ ان کی نظر بندی کی وجہ سے ان کے گھر والوں کو بہت تکلیف تھی چنانچہ مجھے بھی ان کی بیوی کے خطوط دعا کے لئے آتے رہتے۔ جب وہ [illegible] ہوئے وہ گھر نہیں گئے بلکہ سب سے پہلے وہ مسجد میں ہی آئے اور یہ بھی ان کے اخلاص کی ایک علامت ہے اور

ایک عجیب اتفاق تھا

کہ جس وقت وہ مسجد میں آئے اسی وقت سکول کا سنگ بنیاد رکھا جا رہا تھا اور اس طرح اللہ تعالیٰ نے وہاں کی جماعت کو دو خوشیاں دکھا دیں۔

مکرم مولوی غلام احمد صاحب بدوملہوی مبلغ گیمبیا کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا

مولوی صاحب گیمبیا میں بڑے بیمار رہتے ہیں کبھی کچھ دنوں کے لئے تندرست ہو جاتے ہیں اور پھر بیمار ہو جاتے ہیں۔ چند دن ہوئے ان کا خط آیا تھا کہ اب میں نسبتاً اچھا ہوں۔ لیکن اب وہاں کے گورنر جنرل کا مجھے خط آیا ہے کہ

مولوی صاحب تین مہینوں سے بیمار ہیں

اور ان کی صحت بہت گر گئی ہے ہماری مجلس عاملہ نے بڑے غور کے بعد یہ مشورہ دیا ہے کہ مولوی صاحب کو آب و ہوا موافق نہیں آئی اور ان کی صحت اچھی نہیں انہیں اب واپس بلا لیں۔ اور ان کی جگہ کوئی اور مبلغ بھجوا دیں۔ مولوی صاحب کو اللہ تعالیٰ نے بڑی ہمت دی ہے کہ وہ اس عمر میں بھی دور [illegible] میں خدمت دین بجا لاتے ہیں۔ دوستوں کو ان کی صحت کے لئے دعا کرنی چاہیئے۔ (الفضل مورخہ ۱۲ نومبر ۱۹۶۶ء)

ملک صلاح الدین ایم۔اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

رمضان کے روزے

روزہ کیا ہے؟

طلوع فجر سے لے کر سورج غروب ہونے تک نہ کھانا پینا اور نہ ہی اپنی بیوی سے ہمبستر ہونا بشرطیکہ اس میں نیت اللہ تعالیٰ کی عبادت ہو روزہ کہلاتا ہے علاوہ ازیں یہ بھی ضروری ہے کہ ہر قسم کی برائیوں سے گپ بازی سے اور فضول اور لغو کاموں سے انسان باز رہے سارا دن ذکر الٰہی اور اللہ تعالیٰ کی یاد میں بسر کرے یعنی خواہ وہ کوئی دنیوی کام ہی کر رہا ہو اللہ تعالیٰ کی یاد اس کے دل سے غافل نہ ہو حقیقی روزہ اسی کا نام ہے صرف بھوکا پیاسا رہنا اور اپنی بد عادات کو ترک نہ کرنا روزہ کے مقصد کو پورا نہیں کرتا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے:۔

من لم یدع قول
الزور والعمل بہ
فلیس للہ حاجۃ ان
یدع طعامہ وشرابہ

یعنی جو شخص جھوٹ اور اس پر عمل کو ترک نہیں کرتا اللہ تعالیٰ کو ایسے شخص کے کھانا پینا چھوڑ دینے کی کوئی ضرورت نہیں رمضان کے دنوں میں صدقہ و خیرات بھی کثرت سے کرنی چاہیئے۔ انسان کا ہاتھ کھلا رہے اور دوست احباب کی خاطر مدارات میں بھی سبقت دکھائے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق حضرت عائشہ رضی فرماتی ہیں کہ رمضان کی ہر رات میں آپ پر جبریل نازل ہوتے اور ان دنوں آپ یوں سخاوت کرتے جیسے تیز ہوا چلتی ہے۔

روزہ کی حالت میں بھول کر کچھ کھا لینا

اگر یاد نہ رہے اور بھول کر انسان کچھ کھا پی لے تو اس کا روزہ علیٰ حالہٖ باقی رہے گا اور کسی قسم کا نقص اس کے روزے میں واقع نہیں ہوگا بلکہ ایسی صورت میں بہتر ہے کہ اگر کوئی بھول کر کھانے پینے لگ جائے تو پاس کے لوگوں کو اسے یاد نہیں دلانا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ اسے کھلانا چاہے کچھ انہیں کیا ضرورت پڑی کہ وہ اس میں روک بنیں۔ حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

اذا اکل صائم ناسیاً
او شرب ناسیاً فانما
ھو رزق ساقہ اللہ
الیہ ولا قضاء علیہ
ولا کفارۃ۔

کوئی روزہ دار بھول کر کھا پی لے تو اسے پریشان نہیں ہونا چاہیئے۔ یہ تو رزق تھا جو اللہ تعالیٰ نے اسے دیا۔ نہ اس پر قضاء ہے نہ کفارہ ہے۔ اگر کوئی شخص غلطی سے روزہ توڑ بیٹھے مثلاً یاد تھا لیکن کلی کی غرض سے منہ میں پانی ڈالا اور پانی اندر چلا گیا تو روزہ ٹوٹ جائے گا تو اس کی قضا ضروری ہوگی لیکن نہ وہ گنہگار ہے اور نہ اس پر کفارہ ہے۔

جان بوجھ کر روزہ توڑ دینا

جو شخص جان بوجھ کر روزہ توڑے وہ سخت گنہگار ہے۔ ایسے شخص پر بغرض توبہ کفارہ واجب ہوگا۔ یعنی پے در پے اسے ساٹھ روزے رکھنے پڑیں گے یا ساٹھ مسکینوں کو اپنی حیثیت کے مطابق کھانا کھلانا پڑے گا۔ یا ہر مسکین کو دو سیر گندم یا اس کی قیمت ادا کرنی پڑے گی، توبہ کے سلسلہ میں اصل چیز حقیقی ندامت ہے جو دل کی گہرائیوں میں پیدا ہوتی ہے اگر یہ کیفیت انسان کے اندر پیدا ہو جائے لیکن اس میں ساٹھ روزے رکھنے یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا دینے کی استطاعت نہ ہو تو اسے اللہ تعالیٰ کے رحم اور اس کے فضل پر بھروسہ کرنا چاہیئے۔ اس صورت میں استغفار ہی اس کے لئے کافی ہوگا حدیث میں آتا ہے کہ ایک شخص آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور دہائی دینے لگا۔ یا حضرت میں ہلاک ہو گیا۔ حضور نے دریافت فرمایا کس نے تجھے ہلاک کیا ہے۔ اس نے عرض کی۔ حضور روزہ کی حالت میں اپنی بیوی کے پاس چلا گیا ہوں حضور نے فرمایا کیا تو غلام آزاد کر سکتا ہے۔ اس نے عرض کی نہیں۔ پھر حضور نے پوچھا ساٹھ روزے مسلسل رکھ سکتا ہے اس نے کہا حضور نہیں۔ اگر ایسا ہو سکتا اور شہوانی جوش کو روک سکتا تو یہ غلطی ہی کیوں سرزد ہوتی۔ حضور نے فرمایا تو پھر ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دو۔ اس نے کہا غربت ایسا کرنے سے مانع ہے۔ حضور نے فرمایا تو پھر بیٹھو اتنے میں کوئی شخص ایک ٹوکری کھجوروں کی لے آیا۔ آپ نے فرمایا اُٹھو یہ لے اور کھلا دے یہ مسکینوں کو۔ وہ ٹوکری لے کر عرض کرنے لگا مجھ سے زیادہ اور کون غریب ہوگا۔ مدینہ بھر میں سب سے زیادہ محتاج ہوں۔ حضور نے اس کی اس عرض پر کھل کھلا کر ہنس پڑے اور فرمایا جاؤ اپنے اہل و عیال کو ہی کھلا دو۔

وہ امور جن کے متعلق عوام سمجھتے ہیں کہ ان سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے

پچھنے لگوانا۔ قے کرنا۔ دن کو سرمہ لگانا۔ معمولی اپریشن کروانا۔ کلوروفارم سونگھانا روزہ کی حالت میں ان باتوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ البتہ انہیں پسند نہیں سمجھا گیا۔ اس لئے اس قسم کی باتیں مکروہ ہیں۔ ان کے علاوہ کلی کرنا۔ ناک میں پانی ڈالنا۔ خوشبو لگانا۔ داڑھی اور سر میں تیل لگانا۔ بار بار نہانا۔ آئینہ دیکھنا۔ مالش کرنا۔ پیار سے بوسہ لینا۔ ان میں سے کوئی فعل بھی منع نہیں نہ ان سے روزہ ٹوٹتا ہے اور نہ ہی مکروہ ہوتا ہے اسی طرح جنابت کی حالت میں اگر نہانا مشکل ہو تو نہائے بغیر کھانا کھا کر روزہ کی نیت کر سکتا ہے

مرض اور سفر کی حالت میں روزہ

روزہ کا اجر عظیم ہے اور امراض اور اغراض اس نعمت سے انسان کو محروم کر دیتے ہیں اس لئے انسان کو دعا مانگنی چاہیئے کہ

"الٰہی یہ تیرا مبارک مہینہ ہے میں اس سے محروم رہا جاتا ہوں۔ اور کیا معلوم کہ آئندہ سال رہوں یا نہ رہوں۔ یا ان فوت شدہ روزوں کو ادا کر سکوں یا نہ کر سکوں۔ یقین ہے کہ ایسے قلب کو خدا طاقت بخش دے گا۔ لیکن اس کے باوجود اگر تقدیر الٰہی غالب آئے اور انسان بیمار ہو جائے تو یہ بیماری اس کے حق میں رحمت ہو جائے گی کیونکہ ہر کام کا مدار نیت پر ہے جو شخص کہ روزہ سے محروم رہتا ہے مگر اس کے دل میں یہ نیت درد دل سے تھی کہ کاش میں تندرست ہوتا اور روزہ رکھتا اس کا دل اس بات کے لئے گریاں ہے تو فرشتے اس کے روزے رکھیں گے۔"

بہر حال بیمار ہونے یا سفر کی حالت میں روزہ رکھنے کی اجازت نہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا لیس من البر الصیام فی السفر یعنی سفر کی حالت میں روزہ رکھنا نیکی نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے۔

"قرآن کریم سے تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ مریض اور مسافر روزہ نہ رکھے۔ سفر میں تکالیف اُٹھا کر جو انسان روزہ رکھتا ہے تو گویا اپنے زور بازو سے اللہ تعالیٰ کو راضی کرنا چاہتا ہے۔ اس کی اطاعت امر و نہی میں سچی بیان ہے"۔

علاوہ اس کے حائضہ اور نفاس والی عورت بھی روزہ نہیں رکھ سکتی۔ ایسے ہی حاملہ اور دودھ پلانے والی بھی روزہ نہ رکھے لیکن بعد میں جب یہ عذر نہ رہیں۔ یعنی بیمار تندرست ہو جائے۔ مسافر اپنے گھر پہنچ جائے یا کسی جگہ پندرہ یا پندرہ سے زائد دن ٹھہرنے کا ارادہ کر لے حائضہ حیض سے پاک ہو جائے۔ نفاس کے دن ختم ہو جائیں۔ حاملہ کے بچہ پیدا ہو جائے یا دودھ پلانے والی دودھ پلانا بند کر دے اس حالت میں ان لوگوں پر چھوڑے ہوئے روزوں کی قضا واجب ہوگی۔ اور یہ روزے دوبارہ انہیں رکھنے ہوں گے۔

(دار الافتاء ربوہ)

فدیۃ الصیام

جو دوست اپنی مستقل بیماری یا بڑھاپے۔ یا سفر یا کسی اور شرعی عذر کی بنا پر روزہ رکھنے سے معذور ہوں انہیں شریعت نے رخصت دی ہے کہ وہ کھانے یا نقدی کی صورت میں مسکینوں اور ناداروں کو فدیہ رمضان ادا کریں تاکہ وہ ثواب سے محروم نہ رہیں۔ چونکہ ایسا انتظام مرکز میں موجود ہے اس لئے ۲۵/۱ روپے یومیہ کے حساب سے ذیل کے پتہ پر رقوم ارسال فرمائیں۔

امیر جماعت احمدیہ قادیان

رمضان المبارک کی اہمیت اور روزوں کی برکات

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے بعض اہم ارشادات

حضور نے آیت کریمہ یا ایہا الذین
امنوا کتب علیکم الصیام کما
کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون
کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا:-
دنیا میں

بعض تکلیفیں ایسی ہوتی ہیں

جو منفرد ہوتی ہیں۔ اکیلے انسان پر آتی ہیں
اور وہ ان سے گھبراتا ہے شکوہ کرتا ہے
کہ میں ان تکالیف کے برداشت کرنے کی
طاقت نہیں رکھتا لیکن بعض تکلیفیں ایسی
ہوتی ہیں جن میں سارے لوگ شریک ہوتے
ہیں۔ ان تکالیف پر جب کوئی انسان گھبراتا
ہے

شکوہ کا اظہار کرتا

تو لوگ اسے یہ کہہ کر تسلی دیا کرتے ہیں کہ میاں
یہ دن سب پر آتے ہیں اور کوئی شخص یہ
امید نہیں کر سکتا کہ وہ ان تکلیفوں سے بچ
جائے۔ مثلاً موت ہے موت ہر انسان پر
آتی ہے۔ دنیا میں کوئی احمق سے احمق انسان
بھی ایسا نہیں مل سکتا جو کہے کہ میں کوشش کر
رہا ہوں کہ مجھ پر موت نہ آئے۔ موت اس پر
ضرور آئے گی چاہے چند دن پہلے آئے یا
بعد میں۔ پس کتب علی الذین من
قبلکم کہہ کر خدا تعالےٰ نے

مسلمانوں کو اس طرف توجہ دلائی ہے

کہ روزے ایسی نیکی۔ ثواب اور قربانی ہیں۔
جن میں سارے ہی ادیان شریک ہیں۔ اور
انہوں نے خدا تعالےٰ کے اس حکم کو پورا کیا
ہے۔ پھر کتنے افسوس کی بات ہے کہ وہ نیکی
اور تقویٰ جس کے حصول کے لئے
ساری قومیں کوشش کرتی رہی ہیں۔ تم اس
سے بچنے کی کوشش کرو۔ اگر یہ کوئی نیا حکم
ہوتا، اگر روزے صرف تم پر ہی فرض ہوتے
تو تم دوسرے لوگوں سے کہہ سکتے تھے کہ
تم اسے کیا جانو۔ تم نے تو اس کا مزہ ہی نہیں
چکھا۔ لیکن وہ لوگ جو اس دروازہ میں سے
گزر چکے ہیں۔ جو اس بوجھ کو اٹھا چکے ہیں
انہیں تم کیا جواب دو گے۔ لازماً مسلمانوں
پر حجت انہی احکام میں ہو سکتی ہے جو پہلی قوموں
کو بھی دیئے گئے اور انہوں نے ان احکام
کو پورا کیا۔
پس اللہ تعالےٰ فرماتا ہے اے مسلمانو

تم ہوشیار ہو جاؤ

ہم تم پر روزے فرض کرتے ہیں

اور ساتھ ہی ہمیں بتا دیتے ہیں کہ روزے
پہلی قوموں پر بھی فرض کئے گئے تھے۔ اور
انہوں نے اس حکم کو اپنی طاقت کے مطابق
پورا کیا تھا۔ اگر تم اس حکم کو پورا کرنے
میں سستی دکھاؤ گے۔ تو وہ قومیں تم پر
اعتراض کریں گی اور کہیں گی کہ ہمیں بھی خدا
تعالےٰ نے روزوں کا حکم دیا تھا اور ہم
نے اسے پورا کیا۔ اب تم پر روزے فرض
کئے گئے ہیں۔ تو تم اس حکم کو صحیح طور پر
ادا نہیں کر رہے ہو۔ غرض

مسلمانوں کی غیرت اور ہمت

بڑھانے کے لئے یہ کہا گیا ہے کہ روزے
صرف تم پر ہی فرض نہیں کئے گئے۔ بلکہ پہلی
قوموں پر بھی فرض کئے گئے تھے اور ان
قوموں نے اپنی طاقت کے مطابق اس
حکم کو پورا کیا تھا۔
اس میں کوئی شبہ نہیں کہ روزوں کی
شکل میں اختلاف تھا۔ اور وہ اختلاف
آج تک نظر آتا ہے۔ کہیں اس قسم کے
روزے ہوا کرتے تھے جنہیں وصال
کہتے ہیں کہ درمیان میں سحری نہ کھانا اس
قسم کے روزوں میں صرف

شام کے وقت روزہ کشائی

کی جاتی۔ اور دوسری سحری نہ کھا کر متواتر
آگے پھر روزہ رکھا جاتا۔
کہیں ایسے روزے ہوتے کہ روزہ کشائی
بھی نہ ہوتی اور تین تین چار چار یا پانچ پانچ
دن

متواتر روزہ رکھا جاتا

ایسے روزے بھی پائے جاتے ہیں جن میں
لوگوں کو ہلکی غذا کھانے کی اجازت دی
گئی ہے۔ مگر بعض غذاؤں سے منع
کیا گیا ہے۔ جیسے ہندوؤں اور عیسائیوں
میں روزے ہوتے ہیں۔
ہندوؤں کے روزوں کے متعلق
تو عام طور پر مشہور ہے کہ ان کا روزہ
صرف یہ ہوتا ہے کہ آگ پر پکی چیز نہیں
کھائی اس کے علاوہ اگر وہ کئی سیر آم
کیلے اور نارنگیاں کھا جائیں تو ان کے

کہ روزہ میں فرق نہیں آتا۔ روٹی اور
سالن کو چھوڑ کر باقی ہر چیز جائیں کھا سکتے ہیں
پھر

اس سے آسان روزے

رومن کیتھولک عیسائیوں میں پائے جاتے
ہیں۔ آخر انہوں نے بھی اپنی کسی مذہبی
روایت کی بنا پر ہی یہ روزے رکھنے
شروع کئے ہوں گے۔ یا کسی حواری سے
کوئی بات پہنچی ہو گی۔ ان کا روزہ یہ ہوتا
ہے کہ گوشت نہیں کھاتا۔ اگر وہ آلو ابال
کر یا کدو کا بھرتہ بنا کر دس بیس روٹیاں
اس کے ساتھ کھا لیں۔ تو ان کا روزہ نہیں
ٹوٹتا۔ البتہ اگر گوشت کی بوٹی ان کے
معدہ میں چلی جائے۔ تو روزہ ٹوٹ جاتا
ہے۔
پس روزوں کے متعلق بھی

مختلف اقوام میں اختلافات

پائے جاتے ہیں۔ اور اپنے اپنے زمانہ
پر ان احکام میں اللہ تعالےٰ کی حکمتیں
بھی پوشیدہ ہوں گی۔ مثلاً جو قومیں کثرت
سے گوشت کھانے والی ہوں وہ رفتہ
رفتہ ان اخلاق سے محروم ہو جاتی ہیں۔
جو

سبزی کے استعمال کے نتیجہ میں

پیدا ہوتے ہیں۔ ایسے لوگوں کی اخلاقی
اصلاح کے لئے اور انہیں یہ بتانے کے
لئے کہ سبزی بھی غذا میں ضروری ہوتی
ہے۔ اگر تعالےٰ نے یہ حکم دے دیا ہو۔
کہ ہفتہ میں کم از کم ایک دن تم پر ایسا
آنا چاہیئے جب تم گوشت نہ کھاؤ۔ تو یہ

نہایت پر حکمت روزہ

ہو جاتا ہے۔ اس کے بالمقابل اسلام
نے ہماری غذا کے متعلق یہ ایک حکم
دے دیا ہے کہ گوشت بھی کھاؤ اور
سبزیاں بھی کھاؤ۔ آگ پر پکی ہوئی
چیزیں بھی استعمال کرو اور جنہیں
آگ نے نہ چھوا ہو وہ بھی استعمال
کرو
غرض ہماری غذا میں اللہ تعالےٰ نے

ہر قسم کی احتیاطیں

جمع کر دی ہیں۔ لیکن پہلی قوموں کے لئے
ممکن ہے۔ اس قسم کی احتیاطیں ناقابل
برداشت پابندیاں ہوں اور ان کے
اخلاق کی اصلاح کے لئے اس قسم کے
روزے تجویز کئے گئے ہوں۔ مثلاً وہ
قومیں جو جنگی ہوتی ہیں۔ اور جن کا

شکار پر گزارہ

ہوتا ہے۔ وہ ایک عرصہ تک گوشت
کھانے کی وجہ سے ایسے اخلاق سے
عاری ہو جاتی ہیں۔ جو سبزی کھانے کے
نتیجہ میں پیدا ہوتے ہیں۔ ایسے لوگوں
کو اگر اللہ تعالےٰ کی طرف سے حکم دے
دیا گیا ہو کہ وہ ہفتہ میں ایک دن گوشت
کھانا چھوڑ دیں۔ تو یقیناً یہ روزہ ان کے
لئے بہت مفید تھا۔
پس

پہلی قوموں میں روزے

تو تھے مگر شکل وہ نہ تھی جو اسلام میں ہے
پس کما کتب علی الذین من قبلکم
میں جو مشابہت پہلے لوگوں کے ساتھ
بیان کی گئی ہے وہ کمیت اور کیفیت
کے لحاظ سے نہیں بلکہ صرف فرضیت
کے لحاظ سے ہے۔ یعنی کما کتب
سے یہ مراد نہیں کہ وہ ویسے ہی روزے
رکھتے تھے جیسے مسلمان رکھتے ہیں یا اتنے
ہی روزے رکھتے تھے جتنے مسلمان
رکھتے ہیں بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ ان
پر بھی روزے فرض تھے اور تم پر بھی فرض
کئے گئے ہیں گویا صرف فرضیت میں مشابہت
ہے نہ کہ تفصیلات میں
غرض

روزہ روحانی ترقی کا ایک ایسا

ذریعہ ہے

جو تمام مذاہب میں مشترک طور پر نظر
آتا ہے اور تمام امتیں روزوں سے
برکتیں حاصل کرتی رہی ہیں بلکہ آجکل تو
ایک نئی قسم کا روزہ نکل آیا ہے کہ اگر
کسی سے جھگڑا ہوا تو کھانا پینا چھوڑ دیا
گاندھی جی نے انگریز کے مقابلہ میں اس
قسم کے کئی مرن برت رکھے تھے۔
ہر حال

مذاہب کی ایک لمبی تاریخ

نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ روزہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کا ایک ذریعہ ہے جس کی اہمیت مذہبی دنیا پر تسلیم کی جاتی رہی ہے کہ اس میں بھی کوئی شبہ نہیں کہ جس صورت اور شکل میں اسلام نے اس کو پیش کیا ہے وہ باقی مذاہب سے بالکل نرالی ہے

اسلام میں روزوں کی یہ صورت

ہے کہ ہر بالغ عاقل کو ہر ایک مہینہ کے روزے رکھنے کا حکم ہے سوائے اس صورت کے کہ کوئی شخص بیمار ہو یا اسے بیماری کا یقین ہو یا سفر پر ہو یا بالکل بوڑھا اور کمزور ہو گیا ہو۔ ایسے لوگ جو بیمار ہوں یا سفر پر ہوں اُن کے لئے کوئی روزہ نہیں۔

روزہ کی یہ صورت ہے کہ پو پھٹنے سے لے کر سورج کے غروب ہونے تک انسان کوئی چیز نہ کھائے نہ پیئے نہ کم نہ زیادہ اور نہ مخصوص تعلقات کی طرف توجہ کرے۔ پو پھٹنے سے پہلے وہ کھانا کھائے تاکہ اس کے جسم پر غیر معمولی بوجھ نہ پڑے اور غروب آفتاب پر روزہ افطار کرے۔ صرف شام کو ہی کھانا کھا کر متواتر روزے رکھنا ہماری شریعت نے ناپسند کیا ہے۔

اس جگہ کما کتب علی الذین من قبلکم کے متعلق

ایک سوال پیدا ہوتا ہے

کہ صرف کسی قوم میں کسی رواج کا پایا جانا یا پہلوں میں کسی دستور کا ہونا اس امر کی دلیل نہیں ہو سکتا کہ آئندہ نسلیں بھی ضرور اس کا لحاظ رکھیں۔ بیسیوں باتیں ایسی ہیں جو پہلے بزرگوں میں موجود تھیں لیکن دراصل وہ غلط تھیں۔ اور بیسیوں باتیں ایسی ہیں جو آج لوگوں میں پائی جاتی ہیں۔ حالانکہ وہ بھی غلط ہیں۔ پس محض اس وجہ سے کہ پہلی قومیں کوئی عبادت کرتی رہی ہیں۔ یہ نتیجہ نکالنا کہ آئندہ بھی وہ کی جا[ئے] یہ صحیح نہیں۔ قرآن کریم نے اس اعتراض کے وزن کو قبول کیا ہے اور بتایا ہے کہ اس کا یہ مطلب نہیں کہ پہلی امتوں میں روزہ کا وجود اس کی فضیلت کی کوئی دلیل ہے بلکہ اس کے صرف یہ معنے ہیں کہ تم پر یہ کوئی نیا اور بوجھ نہیں ڈالا گیا تھا۔ پس یہ

روزوں کی فضیلت

کی کوئی دلیل نہیں بلکہ روزوں کی اہمیت کی دلیل ہے۔ روزوں کی فضیلت اور اس کے فوائد پر لعلکم تتقون

کے الفاظ میں روشنی ڈالی گئی ہے۔ اور بتایا گیا ہے کہ روزے تم پر اس لئے فرض کئے گئے ہیں۔۔۔ لعلکم تتقون تاکہ تم بچ جاؤ۔ اس کے کئی معنی ہو سکتے ہیں مثلاً ایک معنے تو یہی ہیں کہ ہم نے تم پر روزے فرض کئے ہیں تاکہ تم ان قوموں کے اعتراضوں سے بچ جاؤ۔ جو روزے رکھتی رہی ہیں جو بھوک اور پیاس کی تکلیف برداشت کرتی رہی ہیں جو موسم کی شدت کو برداشت کر کے خدا تعالیٰ کو خوش کرتی رہی ہیں۔ اگر تم روزے نہیں رکھو گے تو وہ کہیں گی تمہارا دعوےٰ ہے کہ ہم باقی قوموں سے روحانیت میں بڑھ کر ہیں لیکن وہ تقوےٰ تم میں نہیں جو دوسری قوموں میں پایا جاتا تھا۔ غرض اگر

اسلام میں روزے

نہ ہوتے تو مسلمان دوسری قوموں کے سامنے ہدف ملامت بنے رہتے۔ عیسائی کہتے یہ بھی کوئی مذہب ہے اس میں روزے تو ہیں ہی نہیں جن سے قلوب کی صفائی ہوتی ہے جن کے ساتھ روحانی ساکھ بیٹھتی ہے جن کے ذریعہ انسان بدی سے بچتا ہے یہودی کہتے کہ ہم نے سینکڑوں سال روزے رکھے لیکن مسلمانوں میں روزے نہیں۔ اسی طرح زرتشتی۔ ہندو اور دوسری سب قومیں کہتیں اسلام بھی کوئی مذہب ہے اس میں روزے نہیں۔ ہم روزے رکھتے ہیں اور اس طرح خدا تعالیٰ کو خوش کرتے ہیں۔ غرض ساری دنیا متعدد طور پر مسلمانوں کے مقابلہ میں آجاتی اور کہتی مسلمانوں میں روزے کیوں نہیں۔ پس فرمایا اے مسلمانو! ہم تم پر روزے فرض کرتے ہیں لعلکم تتقون تاکہ تم دشمن کے اعتراضات سے بچ جاؤ۔ اگر اسلام میں روزہ نہ ہوتا یا تم روزے نہ رکھتے تو غیر مذاہب والے تم پر جائز طور پر اعتراض کرتے اور تم ان کی نگاہوں میں حقیر ہو جاتے لعلکم تتقون میں

دوسرا اشارہ اس امر کی طرف کیا گیا ہے

کہ اس ذریعہ سے خدا تعالیٰ روزہ دار کا محافظ ہو جاتا ہے کیونکہ اتقاء کے معنے ہیں ڈھال بنانا۔ دتایہ بنانا۔ نجات کا ذریعہ بنانا۔ پس اس آیت کے معنے یہ ہوئے کہ تم پر روزے رکھنے اس لئے فرض کئے گئے ہیں تاکہ تم خدا تعالیٰ کو اپنی ڈھال بنالو اور ہر شر اور ضعف سے محفوظ رہو۔ ضعف دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک تو یہ کہ انسان کو کوئی شر پہنچ جائے اور دوسرے یہ کہ کوئی نیکی اس کے ہاتھ سے جاتی رہے جیسے کسی کو کوئی مار بیٹھے تو یہ بھی ایک شر ہے

کہ کسی کے ماں باپ اس سے ناراض ہو جائیں۔ حالانکہ اگر کسی کے والدین ناراض ہو کر اس کے گھر سے نکل جائیں تو بظاہر اس کا کوئی نقصان نظر نہیں آتا بلکہ ان کے کھانے کا خرچ بھی بچ سکتا ہے لیکن

ماں باپ کی رضامندی

ایک خیر اور برکت ہے۔ اور جب وہ ناراض ہو جائیں تو انسان اس خیر سے محروم ہو جاتا ہے۔ اتقاء ان دونوں باتوں پر دلالت کرتا ہے اور وہ متقی وہ ہے جسے ہر قسم کی خیر مل جائے اور وہ ہر قسم کی ذلت اور شر سے محفوظ رہے۔

اس سے آگے پھر شر کا دروازہ بھی ہر کام کے لحاظ سے مختلف ہوتا ہے۔ مثلاً اگر کوئی شخص گاڑی میں سفر کر رہا ہے تو اس کا شر سے محفوظ رہنا یہی ہے کہ اسے کوئی حادثہ پیش نہ آئے اور وہ بحفاظت منزل مقصود پر پہونچ جائے۔ اسی طرح روزے کے سلسلہ میں بھی ایسے ہی خیر و شر مراد ہو سکتے ہیں جن کا روزے سے تعلق ہو۔

روزہ ایک دینی مسئلہ ہے

یا بلحاظ صحت انسانی دنیوی امور سے بھی کسی حد تک تعلق رکھتا ہے۔ پس لعلکم تتقون کے یہ معنے ہوئے کہ تاتم دینی اور دنیوی شرور سے محفوظ رہو۔ دینی خیر و برکت تمہارے ہاتھ سے نہ جاتی رہے یا تمہاری صحت کو نقصان نہ پہنچ جائے کیونکہ بعض دفعہ روزے کئی قسم کے امراض سے نجات دلانے کا بھی موجب ہو جاتے ہیں۔

آجکل کی

تحقیقات سے معلوم ہوا ہے

کہ بڑھاپا اور ضعف آنے کی بھی ایک وجہ ہے کہ انسانی جسم زائد مواد جمع ہو جاتے ہیں اور ان سے بیماری یا موت پیدا ہوتی ہے بعض نادان تو اس خیال میں اس حد تک ترقی کر گئے ہیں کہ کہتے ہیں جس دن ہم زائد مواد کو نکالنے میں کامیاب ہو گئے اس دن موت بھی دنیا سے اُٹھ جائے گی۔ یہ خیال اگرچہ احمقانہ ہے تاہم اس میں کوئی شبہ نہیں کہ کمزوری اور کمزوری وغیرہ جسم میں زائد مواد جمع ہونے ہی سے پیدا ہوتی ہے اور روزہ اس کے لئے بہت مفید ہے۔

میں نے خود دیکھا ہے

کہ صحت کی حالت میں جب روزے رکھے جائیں تو دوران رمضان میں بے شک کچھ

کوفت محسوس ہوتی ہے مگر رمضان کے بعد جسم میں ایک نئی قوت اور تروتازگی کا احساس ہونے لگتا ہے۔ یہ فائدہ تو صحت جسمانی کے لحاظ سے ہے مگر روحانی لحاظ سے اس کا یہ فائدہ ہے کہ جو لوگ روزے رکھتے ہیں خدا تعالیٰ ان کی حفاظت کا وعدہ کرتا ہے۔ اسی لئے روزوں کے ذکر کے بعد خدا تعالیٰ نے دعاؤں کی قبولیت کا ذکر کیا ہے اور فرمایا ہے کہ میں اپنے بندوں کے قریب ہوں اور اُن کی دعاؤں کو سنتا ہوں۔ پس روزے خدا تعالیٰ کے فضل کو جذب کرنے والی چیز ہیں اور

روزے رکھنے والا

خدا تعالیٰ کو اپنی ڈھال بنا لیتا ہے جو اسے ہر قسم کے دکھوں اور شرور سے محفوظ رکھتا ہے۔

پھر روزوں کے ذریعہ دکھوں سے انسان اس طرح بھی بچتا ہے کہ (الف) جب وہ اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے لئے تکلیف میں ڈالتا ہے تو خدا تعالیٰ اسے گناہوں کی سزا سے بچا لیتا ہے (ب) جب وہ فاقے رہ کر بھوک کی تکلیف کو محسوس کرتا ہے تو اپنے غریب بھائیوں کی خبر گیری کرتا ہے اور ان کو ہلاکت سے بچا خود اسے بھی ہلاکت سے بچا لیتا ہے۔ کیونکہ بعض افراد قوم کے بچنے سے آخر ساری قوم کو فائدہ پہنچتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم رمضان کے دنوں میں بہت کثرت سے صدقہ و خیرات کیا کرتے تھے۔ [illegible]

[illegible] احادیث میں آتا ہے کہ رمضان کے دنوں میں آپ تیز چلنے والی آندھی کی طرح صدقہ کیا کرتے تھے۔ اور درحقیقت

یہ قومی ترقی کا ایک بہت بڑا گر ہے

کہ انسان اپنی چیز دوسرے دوسروں کو فائدہ پہنچائے۔ تمام قسم کی تباہیاں اسی وقت آتی ہیں جب کسی قوم کے افراد میں یہ احساس پیدا ہو جائے کہ ان کی چیزیں انہی کی ہیں دوسروں کا ان میں کوئی حق نہیں اور ان سے فائدہ اُٹھانے کا حق انہی کو ہے جن کو وہ چیزیں دی گئی ہیں۔ دنیا کے نظام کی بنیاد اس اصل پر ہے کہ میری چیز دوسرا استعمال کرے اور رمضان اس کی ذات اللہ ہے۔ روپیہ ہمارا ہے کھانے پینے کی چیزیں ہماری ہیں مگر حکم یہ ہے کہ دوسروں کو ان سے فائدہ پہنچاؤ اور کھلاؤ۔ کیونکہ اسی سے دنیا کے تمدن کی بنیاد قائم ہوتی ہے۔

خلافتِ ثالثہ کے مقدس دور میں

ربوہ میں ایک عظیم جامع مسجد کی تعمیر کا بابرکت آغاز

ابراہیمی دعاؤں کے درمیان سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھوں سے سنگِ بنیاد نصب فرمایا

الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بابرکت دور کے آغاز میں ہی مرکز سلسلہ ربوہ میں ایک جامع مسجد کی تعمیر سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خواہش کے مطابق شروع ہو گئی ہے۔ اس تاریخی مسجد کا سنگِ بنیاد حضور ایدہ اللہ نے ابراہیمی دعاؤں کے درمیان مورخہ ۲۸ر اکتوبر ۱۹۶۶ء بروز جمعۃ المبارک اپنے دستِ مبارک سے نصب فرمایا تھا اس کے بعد سے اب تک تعمیر کے پہلے مرحلہ کے طور پر اس وسیع و عریض عظیم جامع مسجد کی بنیادیں کھودنے کا کام مکمل ہو چکا ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے مورخہ ۹ر نومبر ۱۹۶۶ء کو مکرم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب سیکرٹری تعمیر کمیٹی کی معیت میں علی الصبح نمازِ فجر کے بعد وہاں تشریف لے جا کر بنیادوں کی کھدائی کے کام کا معائنہ فرمایا اور اس سلسلہ میں ضروری ہدایات سے نوازا۔ چونکہ مسجد کی تعمیر ایک نہایت وسیع منصوبے کے تحت عمل میں آ رہی ہے اس لئے فوری تعمیر کا شروع ہونا ممکن نہیں۔ چنانچہ آجکل مطلوبہ مشینری خریدی جا رہی ہے اور تعمیر کا دوسرا سامان بھی فراہم کیا جا رہا ہے جس کے لئے آرڈر دیئے جا چکے ہیں مشینری اور سامان مہیا ہوتے ہی اصل عمارت کی تعمیر کا کام زور و شور سے شروع ہو جائے گا۔ انشاء اللہ العزیز وباللہ التوفیق

سنگِ بنیاد رکھنے کی تقریب

سنگِ بنیاد رکھنے کی تقریب اللہ کے فضل سے خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع کے پہلے روز مورخہ ۲۸ر اکتوبر ۱۹۶۶ء بروز جمعۃ المبارک صبح آٹھ بجے عمل میں آئی تھی۔ جس میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد، حضور علیہ السلام کے صحابہ کرام، صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید انجمن احمدیہ کے ناظر و وکلاء صاحبان، مقامی و بیرونی امراء صاحبان، ربوہ کے تعلیمی اداروں کے سربراہ اور اساتذہ، جامعہ احمدیہ میں تعلیم حاصل کرنے والے غیر ملکی طلباء، ربوہ کے مرکزی اداروں کے کارکنان اور دیگر اہلِ ربوہ بہت کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ اندازاً کم و بیش پانچ ہزار افراد نے اس بابرکت تقریب میں شمولیت کی سعادت حاصل کی۔

حضور ایدہ اللہ کی تشریف آوری

احباب صبح آٹھ بجے سے کافی پہلے ہی جلسہ سالانہ کے میدان میں جس سے ملحق جگہ پر جامع مسجد تعمیر کی جا رہی ہے پہنچ کر مقررہ جگہوں پر ایستادہ ہو چکے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ کرام دیگر بزرگ اور ضعیف حضرات کے لئے شامیانہ کے نیچے کرسیوں پر نشستوں کا انتظام تھا۔ جس کے سامنے اسٹیج آراستہ کیا گیا تھا۔ ٹھیک آٹھ بجے حضور ایدہ اللہ کے تشریف لانے پر ممبران تعمیر کمیٹی، صدر صاحب عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ محلہ جات کے صدر صاحبان نے آگے بڑھ کر حضور کا استقبال کیا۔ حضور نے انہیں شرف مصافحہ بخشا۔ اس کے بعد حضور ممبران تعمیر کمیٹی کی معیت میں اسٹیج پر تشریف لے گئے جملہ حاضرین نے احتراماً کھڑے ہو کر حضور کا استقبال کرنے کی سعادت حاصل کی۔

تقریب کا آغاز

حضور کے صدر جگہ پر رونق افروز ہونے کے بعد تقریب کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ جو محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے کی۔ آپ نے سورۃ البقرہ کی آیات ۱۲۷ تا ۱۳۰ جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ان دعاؤں پر مشتمل ہیں جو آنحضرت نے بیت اللہ کی بنیاد رکھتے وقت کی تھیں خوش الحانی سے تلاوت کیں جملہ حاضرین بھی اس وقت درد و الحاح کے ساتھ زیرِ لب ان دعاؤں کو دہراتے رہے۔

بعدہٗ جامع مسجد کی تعمیر کمیٹی کے سیکرٹری محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب نے سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خواہش کی تعمیل میں حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقدس و بابرکت عہد میں ہی جامع مسجد تعمیر کے منصوبہ کی تیاری اس کے ابتدائی مراحل اور خدائی تائید و نصرت کے ماتحت اس منصوبے کی تکمیل کے ضمن میں نقشہ اول، نقشہ جات کی تیاری، مسجد کے تفصیلی رقبے، اخراجات کے اندازوں اور اسلام کا درد رکھنے والے ایک مخیر دوست کی طرف سے جملہ اخراجات برداشت کرنے کی پیشکش اور دیگر متعلقہ تفصیلات پر مشتمل رپورٹ پڑھ کر سنائی جس کے آخر میں آپ نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں درخواست کی کہ حضور اپنے دستِ مبارک سے اس مسجد کا سنگِ بنیاد رکھیں اور دعا فرماویں کہ اس مسجد کی تعمیر و تکمیل بخیر و خوبی سرانجام پائے اور یہ مسجد ہر اعتبار سے اسلام کی نشاۃ ثانیہ کا مظہر ہو اور اہلِ ربوہ اور ربوہ کے ماحول کے لئے خصوصاً دینی و علمی اور روحانی آماجگاہ ثابت ہو۔ (محترم شیخ صاحب کی پیشکردہ رپورٹ کا مکمل متن کسی آئندہ اشاعت میں شائع کیا جائے گا)

حضور ایدہ اللہ کا خطاب

اس کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے جذبات تشکر سے لبریز ہو کر ایک مختصر دعائیہ خطاب فرمایا۔ حضور نے فرمایا آج اس موقع پر ہم یہاں اس لئے جمع ہوئے ہیں کہ ہم اپنے پیارے امام حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خواہش کو پورا کرتے ہوئے ربوہ میں مسجد اقصیٰ کی بنیاد رکھیں اس وقت دل خدا کی حمد سے لبریز ہوتے ہوئے بالکل عاجزانہ عمل کی طرف جھک رہے ہیں۔ سو ہم اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے ہوئے اس کی جناب میں دعا کرتے ہیں کہ اے ہمارے رب تو نے اپنے پیارے مسیح کو اور اس کے ذریعہ ہمیں مکان وسیع کرنے کا حکم دیا تھا ہم اس حکم کی تعمیل میں ہی آج پھر تیری دی ہوئی توفیق سے وسعت کے سامان پیدا کر رہے ہیں۔ اگر اس مسجد کی تعمیر میں ہماری طرف سے کوئی باطنی یا ظاہری خامی ظاہر ہو تو تو اپنے فضل سے اسے دور کر دے تاکہ یہ گھر جو تیرے نام پر تعمیر کیا جا رہا ہے صرف تیرے نام کو ہی دنیا میں بلند کرنے والا ہو۔

اس کے بعد حضور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مخاطب کر کے الہاماً فرمایا تھا کہ وسع مکانک یعنی اپنے مکان کو وسیع کر۔ آپ نے جب الہام پر غور کیا تو میری توجہ اس طرف پھری کہ بعثت سے قبل حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے لئے جو گھر چنا اور اختیار کیا وہ مسجد ہی تھی۔ آپ کا بیشتر وقت مسجد میں ہی گزرا کرتا تھا یہاں تک کہ لوگ آپ کو مسیتڑ کہا کرتے تھے۔ سو اللہ تعالیٰ نے آپ کے اختیار کردہ اس گھر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ہی اس الہام میں یہ فرمایا ہے کہ تو مسجدوں کو بڑھاتے چلے جاؤ نمازی میں پیدا کر دوں گا۔ پس ہم دعا کرتے ہیں کہ اے خدا ہم ایک اور گھر تیرے نام پر بنا رہے ہیں تو اپنے فضل سے ایسے سامان پیدا کر دے کہ یہ مسجد بنیادوں سے لے کر مینار کی بلندیوں تک ساری کی ساری تقویٰ ہی سے تعمیر ہو نہ کہ محض اینٹ، سیمنٹ، اور لوہا اس میں لگے وہ تیرے فضل کے نتیجہ میں تقویٰ کی رچا ہوا ہو حتیٰ کہ وہ اینٹ اینٹ نہ رہے وہ سیمنٹ سیمنٹ نہ رہے وہ لوہا لوہا نہ رہے، تقویٰ ہی تقویٰ ہو اور کچھ نہ ہو۔ وہ خوف جو ہمارے اندر ہے وہ یہی ہے کہ اے خدا تو ایسا کر کہ ہمارا باطن اور ظاہر ایک ہو۔ ہمارے باطن میں بھی نیکی اور تقویٰ کے جذبات ہوں اور یہی جذبات عمل کی صورت میں ہمارے اطوار سے ظاہر ہوں۔ ہماری مسجدیں ہمیشہ ہی روحانی انوار سے منور ہوں اور ہمیشہ ہی ان مقامات سے تیرا نام بلند ہوتا رہے۔ آئندہ بھی تیری دی ہوئی توفیق سے جو گھر ہم تعمیر کریں وہ کلیتہً تیرے نام کو بلند کرنے والے ہوں اور تیرا نام بلند کرنے کے سلسلہ کا دائرہ اتنا بلند ہو وہ اتنی دور تک پھیلے کہ دنیا کے کونے کونے تک [illegible] بڑھتی چلی جائے۔

تا تیری توحید اور تیری عظمت کی معرفت انسان حاصل کرے ہم جو کام بھی کریں خالصۃً للہ کریں۔ یہاں تک کہ ہمارا وجود کلیۃً مٹ جائے تا کہ تُو از سر نو ہماری تشکیل کرے۔

حضور نے جذبات تشکر سے لبریز ہو کر آخر میں فرمایا اس وقت دل اور روح تشکر اور تحمید و تمجید میں زیادہ مشغول ہے دل میں جو اِس جذبہ موجزن ہے۔ اس لئے یہ چند فقرے ہی کافی ہیں۔ اب ہم نہایت عاجزی کے ساتھ جسم کے ذرہ ذرہ کی دعاؤں کے ساتھ مسجد کی بنیاد رکھیں گے۔ اللہ تعالیٰ اس مسجد کو تمام گزشتہ الہامات اور دعاؤں کا بھی وارث بنائے۔

حضور کا یہ پُر اثر خطاب ساڑھے آٹھ بجے تک جاری رہا۔ اس وقت جملہ حاضرین پر سوز و گداز کا عالم طاری تھا اور وہ زیر لب دعائیں کرنے میں مصروف تھے کہ اللہ تعالیٰ مرکز سلسلہ میں اس تاریخی مسجد کی تعمیر کو بابرکت کرے اور اُسے مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔

سنگِ بنیاد کی تنصیب

روح پرور خطاب فرمانے کے بعد حضور ممبران تعمیر کمیٹی اور صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہمراہ اُس جگہ تشریف لے گئے۔ جہاں بنیاد میں اینٹیں رکھنا تجویز کیا گیا تھا۔ سب سے پہلے حضور نے دعائیں کرتے ہوئے مسجد اقصےٰ قادیان کی ایک اینٹ اپنے دست مبارک سے بنیاد میں نصب فرمائی۔ اس کے بعد حضور نے یکے بعد دیگرے چند مزید اینٹیں نصب فرمائیں۔ اس دوران میں حضور ہزاروں کی تعداد میں حاضر احباب مسلسل دعاؤں میں مصروف تھے۔ حضور ایدہ اللہ کی نصب کردہ سات اینٹوں میں سے پہلی تین اینٹیں جن میں مسجد اقصےٰ قادیان کی اینٹ بھی شامل تھی مکرم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب سیکرٹری تعمیر کمیٹی نے حضور کی خدمت میں پیش کیں۔ باقی چار اینٹوں میں سے ایک ایک اینٹ علی الترتیب مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب ناظر زراعت مکرم مولوی محمد صدیق صاحب صدر عمومی ربوہ، مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب انجنیئر نگران تعمیر مسجد اور مکرم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب ایم۔ اے نے حضور کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کی۔

بعدہٗ حسب پروگرام صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام، ممبران تعمیر کمیٹی، صدر انجمن اور تحریک جدید کے ناظر و وکلاء صاحبان، علمائے سلسلہ، بیرونی

ممالک میں فریضۂ تبلیغ ادا کرنے والے مبلغین، ڈویژنل امراء کرام، تعلیمی اداروں کے سربراہ، جامعہ احمدیہ کے غیر ملکی طلباء اور تعلیم الاسلام ہائی سکول کے دو منتخب اطفال نے بنیاد میں اینٹیں رکھیں۔

اجتماعی دُعا

جب سب احباب بنیاد میں اینٹیں رکھ چکے تو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے ایک پُر سوز اجتماعی دعا کرائی۔ جس میں اس تقریب پر آئے ہوئے ہزاروں احباب شریک ہوئے۔ اس طرح مرکز سلسلہ میں تعمیر ہونے والی اس عظیم تاریخی جامع مسجد کا سنگِ بنیاد رکھنے کی تاریخی تقریب جو اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں کے درمیان عمل میں آئی اُسی کے حضور متضرعانہ دعاؤں پر ۹ بجے بخیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔

شیرینی کی تقسیم اور گروپ فوٹوز

اجتماعی دعا سے فارغ ہونے کے بعد حضور واپس اسٹیج پر تشریف لا کر صدر جگہ پر رونق افروز ہوئے۔ حضور نے اُس وقت جامع مسجد کے تفصیلی نقشہ جات ملاحظہ فرمائے۔ جو انجنیئروں، آرکیٹیکٹ اور سیکرٹری صاحب تعمیر کمیٹی نے حضور کی خدمت میں پیش کئے دریں اثناء تعمیر کمیٹی کی طرف سے جملہ حاضرین کی خدمت میں شیرینی پیش کی گئی جو پلاسٹک کی تھیلیوں میں بند تھی۔ نقشہ جات ملاحظہ فرمانے اور ضروری ہدایات دینے کے بعد حضور نے تعمیر کمیٹی کی درخواست پر از راہِ شفقت دو گروپ فوٹوز میں شرکت فرمائی۔ پہلا گروپ فوٹو حضور نے ان جملہ احباب کے ساتھ کھچوایا۔ جنہوں نے حضور ایدہ اللہ کے بعد بنیاد میں اینٹیں رکھی تھیں۔ دوسرے گروپ فوٹو میں حضور کے ساتھ صرف تعمیر کمیٹی کے ممبران شریک ہوئے۔ اس کے بعد ساڑھے نو بجے کے قریب حضور بذریعہ موٹر کار قصرِ خلافت واپس تشریف لے گئے۔

تقریب کے دیگر کوائف

اس تقریب کے سلسلہ میں دس بکرے بطور صدقہ ذبح کر کے ان کا گوشت غرباء میں تقسیم کیا گیا۔ علاوہ ازیں چار ہزار روپے مستحقین میں بطور امداد تقسیم کئے گئے۔ اس میں سے نام مستحقین کو نقدی کی صورت امدادی رقوم دینے کے علاوہ پانچ صد روپے نادار مریضوں کے علاج کے لئے فضل عمر ہسپتال میں دیئے گئے۔ اسی طرح چار سو روپے دار الاقامۃ النصرت اور مستحق طلبہ کی امداد کے لئے چار سو روپے جامعہ احمدیہ کو دیئے گئے۔

سنگِ بنیاد کی تقریب کے سلسلہ میں تعمیر کمیٹی کی طرف سے دو خوبصورت دو ورقی ٹریکٹ شائع کئے گئے۔ ایک ٹریکٹ تقریب کے پروگرام پر مشتمل تھا۔ اس کے آغاز میں قرآن مجید میں سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا پر مشتمل آیات درج کر کے ان کا اردو ترجمہ بھی ساتھ ہی شائع کیا گیا۔ دوسرا ٹریکٹ مسجد کی تعمیر اور اس کی بخیر و خوبی تکمیل اور مثمر ثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی خاص تحریک پر مشتمل تھا۔ یہ دونوں ٹریکٹ بہت وسیع پیمانہ پر احباب میں تقسیم کئے گئے۔

جامعہ مسجد کا نقشہ

مسجد کی تعمیر میں مثل فنِ تعمیر کو مدنظر رکھا گیا ہے البتہ ماڈرن آرکیٹیکچر میں لوہے اور کنکریٹ کی وجہ سے جو ترقی ہوئی ہے اس سے بھی پورا پورا فائدہ اٹھایا گیا ہے۔ نقشہ کے مطابق مسجد ہال ۲۲۰×٦۰ = ۱۳۲۰۰ مربع فٹ ہوگا۔ ہال کے آگے ۲۰ × ۲۲۰ = ۴۴۰۰ مربع فٹ کا برآمدہ اور ۱۵۰ × ۲۲۰ = ۳۳۰۰۰ مربع فٹ کا صحن ہوگا۔ ہال، برآمدے اور صحن میں بالترتیب ۲۳۰۰، ۷۰۰ اور ۵۵۰۰ نمازیوں کے لئے گنجائش ہوگی۔ اس طرح کل ۸۵۰۰ افراد اس مسجد میں نماز ادا کر سکیں گے۔ یہ مسجد فریم سٹرکچر یعنی صرف ستونوں پر کھڑی ہوگی۔ اور دیواریں بعد میں تعمیر کی جائیں گی

مسجد کے ہال پر تین ہشت پہلو گنبدوں کے علاوہ بعد میں کسی وقت صحن کے شمال مشرقی کونہ پر ۱۵۰ فٹ اونچا مینار تعمیر کیا جائے گا۔ مینار کا بالائی حصہ پورے کا پورا شیشہ کا ہوگا۔

مینار کے علاوہ مسجد کی اصل عمارت پر خرچ کا اندازہ چار لاکھ روپے ہے جسے ایک نہایت مخلص اور مخیر بھائی نے خود برداشت کرنے کا ذمہ اُٹھایا ہے۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔ مسجد کی تعمیر کے دوران نگرانی کا کام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب انجنیئر کے سپرد کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں احسن رنگ میں اس خدمت کو انجام دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس مسجد کو ہر طرح سے بابرکت بنائے اور خالص تقویٰ کی بنیاد پر ہی اس کی تعمیر ہو اور یہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و خوبی پایۂ تکمیل کو پہنچے اور جس مخلص بھائی نے اس مسجد کی تعمیر کے جملہ اخراجات کی ذمہ داری اُٹھائی ہے ان کی اس قربانی کو شرفِ قبولیت بخشے اور ان کے اخلاص اور مال میں برکت دے اور اُنہیں اور ان کے جملہ متعلقین کو دینی و دنیوی برکتوں سے نوازے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

(الفضل مورخہ ۸ر دسمبر ۱۹٦٦ء)

اطفال الاحمدیہ آپ کو مبارک ہو

اطفال الاحمدیہ! خوش ہو کہ تم سے بھی قربانی کا مطالبہ کیا گیا ہے عمل صالح حقیقت میں وہی جو موقع محل کے لحاظ سے کیا جائے کس وقت کیلئے کونسی قربانی مناسب ہے یہ جماعت کا امام ہی بتا سکتا ہے جیسا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں الامام جنۃ یقاتل من ورائہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ الودود نے اطفال الاحمدیہ اور ناصرات الاحمدیہ سے مطالبہ فرمایا ہے کہ وہ تحریک وقف جدید کو پورا کر دیا کریں جسکے لئے فی بچہ صرف ایک اٹھنی ماہوار مطالبہ فرمایا ہے بچے عموماً اتنی رقم کھانے پینے پر خرچ کر دیتے ہیں اور اس اٹھنی کا بچانا اور اشاعت اسلام کیلئے اسقدر رقم دیدینا خیال اشاعت اسلام کا موجب ہوگا وہاں بچوں میں سادگی کفایت شعاری قوم اور مذہب کی خاطر قربانی کا جذبہ بھی پیدا کریگا۔ پس میرے بچو! سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے ہر ماہ ایک اٹھنی حضور کی خدمت میں پیش کر دو اور دنیا کو بتا دو کہ قربانی کرنے میں ہمارے بچے اپنے آباؤ اجداد سے کسی طرح پیچھے نہیں نیز دوسری طرف اپنے بھائیوں سے بھی پیچھے نہیں رہیں گے۔

تمام اطفال الاحمدیہ کے مربیان و قائد صاحبان فوری طور پر سکول کے مربیوں کو اس تحریک کی اہمیت سمجھا کر چندہ وصول کر کے بھجوا دیں۔ چندوں کی فہرست بھجواتے وقت اس امر کا ضرور خیال رکھیں کہ اپنی جماعتوں کے اطفال اور ناصرات کی تعداد اور بچے وعدے ہر ایک نے ان کی طرف سے سالانہ یا ماہوار اندراج فرما دیں تا کہ حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں تعداد کیساتھ امدادی رقوم بھی پیش کی جاسکے۔

(انچارج وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان)

درخواست دعا) خاکسار کی اہلیہ کی حالت پوری طرح صحتیاب نہیں ہوئی۔ احباب سے درخواست ہے کہ ان مبارک ایام میں خاص طور پر دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے شفایابی عطا فرمائے۔ خاکسار رشید احمد خان درویش

موجودہ ملکی و بین الاقوامی مسائل اور مذہب میں ان کا حل

تقریر مکرم مولوی عبداللہ صاحب بی۔ ایس۔ سی حیدر آباد دکن۔ بر موقعہ جلسہ سالانہ قادیان

موجودہ ملکی اور بین الاقوامی مسائل کے کئی پہلو ہیں۔ مثلاً اقتصادی، معاشی، تمدنی، تہذیبی، معاشرتی، ثقافتی، اخلاقی، فرقہ واری، اتحاد بین الناس، اتحاد بین المذاہب و اتحاد بین الممالک وغیرہ۔ میں وقت کی رعایت سے چند ایک امور ہی پر اپنے خیالات کو محدود رکھ سکوں گا

اقتصادی مسائل کا حل

پہلے میں اقتصادی مسائل کو لیتا ہوں

ان کا تعلق دولت سے ہے۔ دولت انسان کو اس لئے درکار ہے کہ اس کی احتیاجات پوری ہوں۔ ان میں سے بعض تو اس قدر اہم ہیں کہ ان کی طرف سے غافل ہو کر کوئی فرد بشر اپنی زندگی ہی برقرار نہیں رکھ سکتا۔ تہذیب یافتہ اقوام کی احتیاجات سے قطع نظر غذا، لباس اور مکان ایسی بنیادی اہم اور اوّلی ضرورتیں ہیں کہ وحشی سے وحشی اقوام بھی دن رات انہیں رفع کرنے کی فکر میں لگی رہتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے دنیا میں جب آدمؑ کو بھیجا تو ان کو فرمایا

اِنَّ لَكَ اَلَّا تَجُوْعَ فِيْهَا وَلَا تَعْرٰى وَاَنَّكَ لَا تَظْمَؤُا فِيْهَا وَلَا تَضْحٰى

فرمایا کہ اے آدم اس دنیا میں یقیناً تیرے لئے یہ مقدر ہے کہ تو بھوکا نہ رہے ولا تعریٰ اور تو ننگا نہ رہے اور نہ تو پیاسا رہے ولا تضحیٰ اور نہ تو دھوپ میں جلے یعنی یہ کہ تیرے لئے مکان بھی ہو۔ ان حوائج کی تکمیل کے لئے نہ صرف یہ ارشاد ہوا کہ سخر لکم ما فی السموٰت وما فی الارض یعنی آسمانوں اور زمین میں جو کچھ پیدا کیا گیا ہے اسے تیرے لئے مسخر کر دیا گیا ہے۔ تاکہ تو کائنات کی ان اشیاء سے استفادہ کرے بلکہ یہ بھی ارشاد فرمایا ولقد کرمنا بنی آدم وحملناھم فی البر والبحر ورزقنٰھم من الطیبٰت وفضلنٰھم علیٰ کثیر ممن خلقنا تفضیلا۔

یعنی ہم نے بنی آدم کو بہت شرف بخشا ہے اور ان کے لئے خشکی اور تری میں سواری کا سامان پیدا کیا ہے اور انہیں پاکیزہ چیزوں سے رزق دیا ہے۔ اور جو مخلوق ہم نے پیدا کی ہے اس میں سے ایک کثیر حصہ پر ہم نے انسانوں کو بڑی فضیلت دی ہے۔ پس جن انسان نے اپنی قدر و قیمت پہچاننے کی کوشش کی اور اللہ تعالیٰ کی ودیعت کردہ ذہنی صلاحیتوں اور استعدادوں کو بروئے کار لا کر کارہائے نمایاں انجام دینے شروع کئے وہ اپنی سعی پیہم اور جدوجہد مسلسل کی بدولت دولتمند بنتے گئے اور جنہوں نے بے رخی اور تساہل سے کام لیا۔ وہ پیچھے اور کند ذہن کہلائے۔ حضرت مسیح موعودؑ ارشاد فرماتے ہیں ؎

کیا عجب تو نے ہر اک ذرّے میں رکھے ہیں خواص
کون پڑھ سکتا ہے سارا دفتر ان اسرار کا

اللہ تعالیٰ نے کائنات کی ہر چیز میں کوئی نہ کوئی فائدہ رکھا ہے انسان کا فرض یہ ہے کہ اس فائدہ کی جستجو کرے اس سے استفادہ کرے۔ چنانچہ قرآن کریم میں بھی عقلمند کی نشانی یہ بتائی ہے کہ فلکیات اور طبقات الارض میں موجودہ اشیاء کی چھان بین کرتا ہے جس کے نتیجہ میں کہہ اٹھے گا کہ اے میرے پروردگار تو نے کوئی چیز بھی باطل اور غیر سود مند نہیں پیدا کی۔ پس جنہوں نے اس جانب توجہ مرکوز کردی دولتمند بنتے گئے اور غافل غربت کا شکار ہوگئے۔ جیسے جیسے تمدن ارتقائی منازل طے کرتا گیا یہ تفاوت اور بھی کھل کر ظاہر ہونے لگا۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب امیر و غریب کا فرق صدیوں سے چلا آرہا ہے۔ تو اس نے گذشتہ ایک صدی میں کیوں زور پکڑا۔ اس کی اصل وجہ یہ ہے کہ پہلے کے امیروں اور اب کے امیروں میں بہت بڑا فرق رونما ہوگیا ہے۔ پہلے امیروں کا سلوک غریبوں سے ہمدردانہ ہوا کرتا تھا ایک زمیندار اپنے کسانوں کے دکھ درد اور شادی بیاہ میں عملاً حصہ لیا کرتا تھا اور وہ کسان اپنے آقا کے احسانات کا احسانمند ہوا کرتا تھا دوسرے یہ کہ غریب سمجھتا تھا کہ اللہ تعالیٰ کی مشیت کے ماتحت کوئی امیر ہوتا ہے اور کوئی غریب لیکن گذشتہ ایک صدی میں تعلیم اور فلسفہ نے جو رنگ اختیار کیا اس نے نقطۂ نگاہ ہی بدل ڈالا جس کی وجہ سے طبائع میں اشتعال بہت بڑھ گیا اور اللہ تعالیٰ کی مشیت کا تصور تو ذہنوں سے بالکل محو اور غائب ہوگیا۔ اسی دوران میں مشینری کی ایجادات ہوئیں اور یہ مشینیں بھی امیر و غریب میں فرق کو اور بڑھانے کا باعث ثابت ہوئیں۔

گو یہ صحیح ہے کہ بعض اصحاب بھی اس دور ان میں ہوئی ہیں لیکن ان کا دائرہ عمل بہت ہی محدود تھا کسی نیک دل فلسفی بادشاہ یا تاجر نے غریبوں، کسانوں اور مزدوروں کی کچھ اصلاح کی کوشش کی لیکن بحیثیت مجموعی غرباء کی تکلیفیں بدستور رہتی رہیں چنانچہ یہ امر واقعہ ہے کہ اب بھی بعض ایسے دردناک مناظر دکھائی دیتے ہیں کہ دل کانپ اٹھتا ہے۔ میرے گھر کے قریب دو بڑے ہوٹل ہیں۔ ایک ویجیٹیرین اور دوسرا نان ویجیٹیرین ان دونوں کے درمیان بیچ میں ایک گلی واقع ہے۔ جہاں سے صبح و شام میرا گذر ہوتا ہے۔ یہاں چند روز قبل میونسپلٹی کی جانب سے کوڑا کرکٹ ڈالنے کے لئے کونڈے رکھے گئے تھے۔ جب ان کونڈوں میں دونوں ہوٹلوں سے لوگوں کا بچا کھچا کھانا پتوں وغیرہ میں پھینکدیا جاتا تھا تو اس پر جھپٹنے والے کتے نہیں ہوتے تھے بلکہ غریب انسان دکھائی دیتے تھے جو کتوں کو بھگا کر خود ان پتوں سے نوچ نوچ کر اپنی غذا اکٹھی کیا کرتے تھے مجھ سے یہ حالت دیکھی نہ گئی تو کوشش کرکے وہاں سے کونڈے ہٹوا دیے۔ جب شہروں کا یہ حال ہے تو آپ اندازہ کرسکتے ہیں کہ قصبات اور دیہات میں کیا صورت ہوگی۔ کئی ہزار نہیں بلکہ کئی لاکھ ایسے ماں باپ ہوں گے جو اپنے بچوں کو بھوکا سلانے پر مجبور ہوں گے جبکہ امراء کی میزوں پر سے بچی ہوئی عمدہ سے عمدہ غذائیں کتوں کو ڈالی جارہی ہوں گی۔ ایسے فاقہ کش افراد کی جنہیں دو وقت سوکھی روٹی بھی میسر نہ آتی ہو علالت اور علاج معالجہ کی دقتوں کا تو کوئی حد و حساب ہی نہیں

غریبوں کی بہبودی کے لئے جو تحریکات شروع ہوئیں اس کی ابتدا جمہوریت کے رنگ میں اٹھارہویں صدی کے آخر میں ظاہر ہوئی جس کے تحت جمہور نے مطالبہ کیا کہ حکومت میں انہیں بھی نمائندگی ملنی چاہیئے تاکہ وہ اپنے اپنے علاقہ کی ضروریات پیش کرسکیں ابتدا میں یہ نمائندے زیادہ تر زمیندار طبقہ سے تعلق رکھتے تھے اس لئے وہ زیادہ تر زمینداروں کے حقوق کے متعلق باتیں کیا کرتے تھے۔ جب صناعوں اور تاجروں نے دیکھا کہ زمیندار اس طرح اپنا حق منوا رہے ہیں تو انہوں نے بھی لبرل پارٹی کی بنا ڈالی اور اپنا حق منوالیا۔ اس طرح غریبوں کی بھلائی کے نام پر نظام وجود میں آنے والی ان تحریکوں کے نتیجہ میں غریبوں کی بھلائی کے بجائے پیشوں اور حرفوں والے اپنے اپنے ہی مفاد پر متوجہ رہے تو مزدوروں نے جدوجہد شروع کی کہ انہیں بھی نمائندگی کا حق ملنا چاہیئے۔ اور اس طرح سوشلزم کی ابتداء ہوئی۔ نیز ان بعد میں مزدوروں نے فیصلہ کیا کہ سرمایہ کے غرباء کو آپس میں تعاون کا اقرار کرنا چاہیئے تا مقصود منزل مقصود کی راہ آسان ہو۔ اس تحریک نے انٹرنیشنل سوشلزم کی شکل میں جنم لیا جس کا مقصد یہ تھا کہ مزدور صرف اپنے اپنے مقام ہی کی خبر نہ رکھیں بلکہ دوسرے مقامات کے مزدوروں کے حالات سے بھی باخبر رہیں۔ چنانچہ مزدوروں نے یہ نعرہ بلند کیا کہ دنیا کے مزدور ایک ہیں اس لئے میں نے مناسب سمجھا کہ اقتصادی مسائل کے سلسلہ میں اس کے پس منظر کو پیش کرتے ہوئے دنیا میں وقوع پذیر ہونے والے تغیرات اور تحریکات کو مختصراً بیان کردوں۔ اس انٹرنیشنل سوشلزم کی تحریکات کے بعد روس میں کارل مارکس نے سرمایہ دارانہ نظام کے خلاف ایک عظیم انقلاب لانے کی ٹھانی اور اپنے نظریات پیش کئے اس تحریک کو دبانے کی کوشش میں امراء کے مظالم نے اور بھی شدت اختیار کرلی تو مارکس کے انتقال کے بعد اس کے بتلائے ہوئے اصول کے مطابق منظم کرنے کے لئے لینن کھڑا ہوا جو روس کا پہلا عوامی ڈکٹیٹر ہے۔ لینن نے انقلاب لانے کی غرض سے ایک معین راستہ اختیار کرنا ضروری سمجھا اور اس کے لئے اپنے ہم خیالوں کا ایک جلسہ طلب کیا اس جگہ میں مارٹوو نے جو لینن کی طرح پارٹی میں مقتدر تھا بعض امور میں اختلاف کیا اس طرح لینن کی پارٹی جو اکثریت پر مشتمل تھی بالشویک کہلائی اور دوسری منشویک ان دونوں پارٹیوں کے کیا اصول ہیں۔ ان میں کس حد تک تصادم ہے اور بالآخر کس طرح بالشویزم کا پلہ بھاری رہا۔ ان تفصیلات میں جانے کی وقت اجازت نہیں دیتا۔ مختصر یہ کہ بالشویزم کی تحریک آہستہ آہستہ دوسرے ممالک میں بھی پھیلنے لگی یورپ میں اس کے ردعمل کے طور پر اٹلی، جرمنی اور سپین میں مختلف تحریکیں شروع ہوئیں۔ اٹلی میں مسولینی کے ذریعہ فاشزم پیدا ہوا تو جرمنی میں اس کے توڑ کے طور پر ہٹلر نے نازی ازم کی تحریک چلائی۔ ان تمام تحریکات کے اصول ان کے نقصانات فاشزم اور نازی ازم کا عروج و زوال خود ایک مستقل مضمون ہے۔ بالآخر خود بالشویک تحریک کے زعماء اقتدار آگئے اور اس کے حامی بن گئے اس لئے کہ ان کو یہ باور کرایا گیا ہے کہ یہ تحریک جس کا دوسرا نام کمیونزم ہے غریبوں کے کھانے پہننے، مکان اور دیگر ضروریات مہیا کرنے کی ذمہ داری

لیتی ہے۔ دور کے ڈھول ہمیشہ سہانے ہوا کرتے ہیں۔ ہندوستان میں بھی کئی لوگ ان سہانے سپنوں کے جال میں پھنس گئے۔ اور کمیونسٹ تحریک کے حامی بن گئے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ اگر کمیونسٹوں کو غلبہ حاصل ہوگیا تو ان کو ان کے گھروں پر کھانا، کپڑا پہنچا دیا جائے گا لیکن وہ یہ بھول جاتے ہیں کہ جو کچھ ان کا اپنا کمایا ہوا پس انداز کیا ہوا ہوگا وہ ایسی کمیونسٹ حکومت ان سے چھین کر لے جائیگی۔

مسائل کا حل اسلام میں

اب غریبوں کی مشکلات کو دور کرنے اور غریبی و امیری کے فرق کو کم کرنے کا یہ حل نکالنا جس سے انسان کی آزادی سلب ہو جائے یا انسانیت کے وقار کو صدمہ پہنچے کوئی بھی ہوشمند اور ذی شعور پسند نہ کرے گا۔ مسئلہ صرف یہ ہے کہ ہم ہندوستان سے غریبی کو کس طرح دور کر سکتے ہیں اور امیر و غریب کے فرق کو کس طرح کم کیا جا سکتا ہے۔ ان مختلف تحریکات کا ... مطالعہ ہمیں یہ نتیجہ اخذ کرنے پر مجبور کرتا ہے کہ کوئی تحریک بھی اس مسئلہ کا صحیح حل پیش کرنے سے قاصر ہے البتہ مذہب اسلام ہی اس مسئلہ کا ایسا حل پیش کرتا ہے جو ہر قسم کے نقائص سے مبرا اور نقصانات کے اندیشہ سے پاک ہے۔ سرمایہ دارانہ نظام اور کمیونزم یعنی اشتراکیت افراط اور تفریط کی راہیں ہیں اور مذہب اسلام ایک ایسا نظام پیش کرتا ہے جو ان کے درمیان کے بین بین ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام پاک میں فرمایا ہے۔

جعلنٰکم امّۃً وّسطًا
لتکونوا شہداء علی الناس

یعنی اے مسلمانو! ہم نے تمہیں ایک وسطی امت بنایا ہے تاکہ تم دنیا کے مختلف لوگوں کے لئے جو افراط اور تفریط کے راستوں پر گامزن ہیں ... بتلا یا کرو ... وہ راستہ ... سکتی ہے۔ عام حالات میں ذاتی دولت پیدا کرنے اور اس سے فائدہ اٹھانے کے حق کو اس نظام میں جہاں تسلیم کیا جاتا ہے وہاں ایک موثر اور حکیمانہ مشینری اس کے ساتھ لگا دی ہے جس کی بدولت ملکی دولت صرف بعض لوگوں کے ہاتھوں میں جمع ہونے سے محفوظ رہتی ہے۔ گویا اسلام سرمایہ داری اور اشتراکیت کے بین بین کا نظام ہے۔ ... ایک طرف توجہ ... نظام ... کی ... ہیں اور دوسری طرف ... کی ... نے ... اس ... مستزاد ہیں۔

خدا تعالیٰ کی حکیمانہ تقسیم

اسلام نے دولت پیدا کرنے کے وسائل کے متعلق یہ اصولی تعلیم دی ہے کہ خدا تعالیٰ نے دنیا کے سامانوں اور دولت کے قدرتی وسائل کو تمام بنی آدم کے فائدے کی خاطر پیدا کیا ہے اور کسی خاص طبقہ کی اجارہ داری قرار نہیں دیا جیسا کہ فرمایا

خلق لکم ما فی الارض جمیعا۔

یعنی اے انسانو! خدا نے ہر چیز تم سب کے فائدے کے لئے پیدا کی ہے۔ اس کے باوجود جو فرق انفرادی جد و جہد کے نتیجہ میں طبعی طور پر پیدا ہو جاتا ہے۔ اس سے قرآن شریف اس طرح بیان فرماتا ہے۔

واللہ فضل بعضکم علیٰ بعض فی الرزق...... اولم یروا ان اللہ یبسط الرزق لمن یشاء و یقدر۔

یعنی بعض لوگوں کو خدائی قانون کے تحت دوسرے لوگوں پر رزق اور دولت میں فوقیت حاصل ہو جاتی ہے نیز کیا لوگ دیکھتے نہیں کہ خدا بعض لوگوں کے رزق میں فراخی پیدا کر دیتا ہے اور بعض کے لئے تنگی پیدا ہو جاتی ہے۔ یہ یونہی نہیں ہو جاتا بلکہ وہ کہتا ہے کہ عالم الغیب خدا جانتا اور دیکھتا ہے کہ کون اپنی صلاحیتوں سے کس حد تک کام لیتا ہے اور یقین محکم اور عمل پیہم کے ساتھ کس حد تک جد و جہد مسلسل میں لگا ہوا ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید میں ایک اور جگہ فرمایا ان ربک یبسط الرزق لمن یشاء و یقدر۔ انہ کان بعبادہ خبیراً بصیراً۔ یعنی رزق کی وسعت یا تنگی یونہی نہیں ہوا کرتی بلکہ انہ کان بعبادہ خبیراً بصیراً۔ خدا تعالیٰ اپنے بندوں کے حالات کو جاننے والا اور دیکھنے والا ہے گویا انفرادی قابلیت اور جد و جہد کے نتیجہ میں جو فرق افراد اور اقوام کی دولت میں طبعی طور پر پیدا ہو جاتا ہے اسے بھی خدائی قانون اور مشیت قرار دیا گیا ہے۔ یہ ایک بدیہی بات ہے کہ مختلف لوگوں کے انفرادی دماغی قوٰی ذہنی صلاحیتوں جسمانی طاقتوں اور انفرادی جد و جہد میں فرق پایا جاتا ہے جسے کوئی مٹا نہیں سکتا۔

دولت کا توازن قائم کرنے کی ہدایت

اس جائز فرق کی بناء پر دولت کا توازن ناگوار صورت اختیار کرلے تو پھر اس توازن کو درست کرنے اور درست رکھنے کے لئے فرمایا۔

الذین یکنزون الذہب و الفضۃ ولا ینفقونہا فی سبیل اللہ فبشرہم بعذاب الیم۔
آگے فرماتا ہے ھٰذا ما کنزتم لانفسکم فذوقوا ما کنتم تکنزون

یعنی جو لوگ سونے چاندی کے مالوں کو بند خزانے کی صورت میں جمع کرکے رکھتے ہیں اور انہیں خدا کے مقرر کردہ راستوں میں خرچ نہیں کرتے، تو اے رسول تم ایسے لوگوں کو خدا کے دردناک عذاب کی خبر دو۔ ان کے لئے ان ہی خزانوں کو عذاب کا آلہ بنا دیا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا کہ اب اپنے خزانوں کا مزہ چکھو جنہیں تم نے صرف اپنی جانوں کے لئے روک رکھا تھا۔

اس سنہری تعلیم کے ذریعہ اسلام نے دولت کو کھلے میدان میں لانے اور ایک طرف غریبوں اور مسکینوں کی امداد پر بلا واسطہ خرچ کرنے اور دوسری طرف دولت کو تجارتی و صنعتی ... لگا کر عوام کو بالواسطہ فائدہ پہنچانے کا راستہ کھولا ہے۔ اور ایک زبردست انتباہ کے ذریعہ لوگوں کو ہوشیار کیا ہے کہ اگر تم نے اپنے خزانوں کو بند کرکے رکھا اور انہیں ملک اور قوم کی بہتری کے لئے خرچ نہ کیا تو یہی بند خزانے تمہارے لئے ایک زمانہ میں دردناک عذاب بن جائیں گے۔ اور اس میں صرف آخرت ہی کی طرف اشارہ نہیں بلکہ جیسا کہ واقعات نے ثابت کر دیا ہے موجودہ زمانہ کی اس ہیبتناک کشمکش کی طرف بھی اشارہ ہے جس میں غریب سرمایہ دار کے خلاف، مزدور آجر کے خلاف، ملازم آقا کے خلاف ...... کاریگر صناع اور مزارع اپنے اپنے مالکان کے خلاف صف آرا ہو کر ان کی زندگی کو شیریں کو تلخ اور ان کے دل و دماغ کے سکون کو برباد کر رہے ہیں۔

امیر و غریب کا فرق کم کرنیکے لئے عملی اقدام

اسلام نے امیر و غریب کا فرق کم کرنے کے لئے صرف مندرجہ بالا اصولی تحریک ہی پر اکتفا نہیں کیا بلکہ قومی اور ملکی دولت کو مناسب رنگ میں تقسیم کے لئے ایک موثر مشینری بھی قائم کی ہے جسے چالو رکھنے کے لئے بہت سے معین قوانین نافذ فرمائے ہیں۔ مثلاً قانون وراثت ۲ قانون وصیت اور ۳ قانون امداد باہمی جس کی دو شقیں ہیں۔ ایک جبری اور دوسری طوعی۔ جبری شق تو زکوٰۃ ہے اور طوعی صدقہ و خیرات۔ یہ وہ قوانین ہیں جن میں خرچ کرنے کے احکام دیئے گئے ہیں تاکہ امیر و غریب کے درمیان کا بُعد کم ہو۔ اور بعض ایسے قوانین ہیں جن میں نہ کرنے کا حکم ہے مثلاً سود اور جوا وغیرہ۔ ان سے بچنے کا حکم دیا۔

تاکہ دولت ایک جگہ جمع ہو کر امیر کو اور زیادہ امیر اور غریب کو اور زیادہ غریب نہ بنا دے۔

عام حالات میں نافذ رہنے والے ان قوانین کے علاوہ غیر معمولی حالات مثلاً جنگ یا قحط کی صورت میں اقتصادی مشکلات پر قابو پانے کے لئے خاص آرڈیننس بھی اسلام میں ملتے ہیں۔ مثلاً حدیث میں آتا ہے

خرجنا مع الرسول اللہ صلعم فی غزوۃ فاصابنا جھد حتی ھممنا ان ننحر بعض ظھرنا فامرنا النبی صلعم فجمعنا ازوادنا۔

یعنی ایک صحابی روایت کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلعم کے ساتھ ایک غزوہ میں نکلے مگر رستہ میں خوراک کی سخت کمی پیش آگئی حتیٰ کہ مجبور ہو کر ہم نے ارادہ کیا کہ خوراک کی خاطر اپنی سواری کی اونٹنیاں ہی ذبح کر ڈالیں۔ اس پر آنحضرت صلعم نے حکم دیا کہ سب لوگوں کی خوراک کے ذخیرے اکٹھے کر لئے جائیں۔ اس جمع شدہ ذخیرے سے آپ نے سب کو حسب ضرورت راشن تقسیم کرنا شروع کر دیا۔ اسی طرح ایک دوسری حدیث میں آتا ہے۔ آنحضرت صلعم فرماتے تھے کہ قبیلہ اشعر کے لوگوں کا یہ طریق ہے کہ جب کسی سفر میں انہیں خوراک کا توڑا پڑتا یا حضر کی حالت میں ان کے اہل و عیال کی خوراک میں کمی آجاتی ہے تو ایسی صورت میں وہ سب لوگوں کی خوراک ایک جگہ جمع کر لیتے ہیں اور اس جمع شدہ خوراک کو ایک ناپ سے مطابق سب لوگوں میں مساویانہ طریق پر بانٹ دیتے ہیں۔ یہ لوگ مجھ سے ہیں۔ اور میں ان سے ہوں۔ اس شاندار تعلیم سے ظاہر ہے کہ اگر اسلام نے انفرادی آزادی کو قائم کرنے کے لئے ایک طرف ذاتی اعمال اور ذاتی جائداد کو تسلیم کیا ہے تو دوسری طرف اجتماعیت کو زندہ رکھنے کے لئے غریبوں کی امداد کے انتظام کے علاوہ بعض حالات میں یہ بھی ہدایت فرمائی ہے کہ خوراک کی استثنائی قلت کے زمانہ میں جبکہ سماج کے ایک حصہ کی ہلاکت کا خطرہ ہو امیروں اور غریبوں کے ذخیرے کو جمع کرکے سب میں حسب ضرورت مساویانہ طریق پر تقسیم کیا جائے

بالآخر اسلام نے یہ بھی حکم دیا ہے کہ ایسے معذور لوگ جو کسی بیماری، کمزوری یا جسمانی نقص کی وجہ سے اپنی روزی نہیں کما سکتے یا ان کی روزی ان کی واجبی ضروریات کے لئے مکتفی نہیں ہوتی رہاتی)

وادیٔ کشمیر کا تبلیغی و تربیتی دورہ

از مکرم مولوی عبدالحق صاحب فضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

(۲)

یاڑی پورہ کے قریب ایک چشمہ ہے جسے احمدی احباب چشمۂ محمود بتاتے ہیں وجہ تسمیہ یہ بتائی جاتی ہے کہ سیدنا المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس چشمہ سے پانی نوش فرمایا تھا اور اس کے پانی کی تعریف فرمائی تھی۔ خاکسار نے بھی اس موقعہ کو غنیمت سمجھا اور چشمہ کا پانی پیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

مانڈوجن ۵ر نومبر کو یاڑی پورہ سے روانہ ہو کر ہمارا دو تین بجے دن یہاں پہنچے۔ کولگام میں بس تبدیل کرنا پڑی اس لئے کولگام میں بعض احمدی ملازمین اور دکاندار احباب سے ملاقات ہوئی مکرم مولوی عبد الرحیم صاحب یہیں سے واپس ہو گئے۔

شامامبی اسٹاپ پر مکرم سید غلام احمد شاہ صاحب مبلغ سلسلہ اور مکرم عبدالغنی صاحب ایک مخلص دوست اور پسیکر ٹری مال موجود تھے۔ ملاقات کر کے بڑی خوشی ہوئی۔ تین میل کا فاصلہ پیدل طے کر کے ہم سب مانڈوجن پہنچے پریذیڈنٹ جماعت مکرم شیخ محمد احسن صاحب اور دوسرے احباب جماعت سے ملاقات ہوئی۔ اس بستی میں چوتھا حصہ لوگ احمدیت قبول کر چکے ہیں۔ اور آہستہ آہستہ ترقی ہو رہی ہے۔ بعد نماز مغرب و عشاء ایک مجلس تعارف منعقد ہوئی۔ فرداً فرداً جملہ احباب سے تعارف ہوا۔ بعدہٗ قرآن کریم کی آیت ربّ اوزعنی ان اشکر الخ کی تفسیر خاکسار نے پیش کی اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔ ۶ر کو دن بھر انفرادی طور پر تبلیغی و تربیتی گفتگو کا سلسلہ جاری رہا۔ رات کو سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر مسجد احمدیہ میں جلسہ منعقد ہوا۔ غیر احمدی بھی معتدد تعداد میں شریک ہوئے اور اچھا اثر لیا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد برادرم شیخ حمید اللہ صاحب نے کشمیری زبان میں ایک تعارفی تقریر پیش کی، نیز مکرم سید غلام احمد شاہ صاحب نے اپنی دو خوابیں بھی بیان فرمائیں جو حضور کی آمد سے تعلق رکھتی تھیں۔ اسی طرح مکرم عبدالغنی صاحب نے بھی اپنی ایک خواب بیان کی جو حضور کی آمد سے اور حالات موجودہ سے تعلق رکھتی تھی۔ خاکسار نے اپنی تقریر میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاق فاضلہ محمدیہ و واقعات کی روشنی میں پیش کئے اور آخری زمانہ میں رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے بروز کامل کی صداقت کے دلائل پیش کئے۔ ۷ر کو بعد نماز فجر قرآن کریم کی آیت انا لننصر رسلنا والذین امنوا فی الحیٰوۃ الدنیا ویوم یقوم الاشھاد کی تفسیر پیش کر کے درس دیا۔

مانڈوجن میں جناب غلام احمد شاہ صاحب کا وجود بہت بابرکت ہے آپ کے والد محترم یہاں کی مسجد کے خطیب تھے اور اس علاقہ میں پیری مریدی کا سلسلہ جاری تھا۔ اسی اثناء میں جناب شاہ صاحب جو اپنے والد کے اکلوتے بیٹے ہیں احمدی ہو گئے۔ اس علاقہ میں آپ کی شدید مخالفت ہوتی رہی۔ والد نے عاق کر دیا لیکن آپ مردانہ وار ان مشکلات کا مقابلہ کرتے رہے بعدہٗ قادیان دارالامان میں بھی کچھ عرصہ قیام کیا اور پونچھ وغیرہ کے پہاڑی علاقہ میں نمایاں طور پر خدمت سلسلہ کی توفیق پائی۔ پھر آپ کے والد صاحب کی طرف سے مخالفت میں کمی آ گئی۔ اور آپ اسی مکان میں مع اہل و عیال مقیم ہیں جس سے بے دخل کئے گئے تھے۔ شاہ صاحب موصوف اس علاقہ کے غیر احمدیوں میں بھی اپنے اخلاق فاضلہ کی وجہ سے مقبول ہیں۔ اور وقتاً فوقتاً لوگ احمدیت قبول کرتے رہتے ہیں۔

آسنور ۷ر کی شام کو ہم لوگ آسنور پہنچ گئے۔ مولوی سید غلام احمد شاہ صاحب بھی وفد میں شامل ہو گئے۔ مکرم جناب مولانا عبد الواحد صاحب فاضل پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ مع ایک دو دوستوں کے بس اسٹاپ پر موجود تھے۔ معانقہ و مصافحہ کے بعد موصوف اپنے دولتکدہ پر لے گئے جہاں قیام کا انتظام تھا۔ خاکسار نے ۸ر کو بعد نماز فجر مسجد احمدیہ میں سورہ بقرہ کی ابتدائی آیات کا درس دیا۔ بعدہٗ بعض تربیتی امور انجام دیئے گئے۔ مکرم شیخ صاحب حسابات کی پڑتال کرتے رہے۔ بعد نماز ظہر و عصر مکرم مولوی عبد الواحد صاحب فاضل کی زیر صدارت مسجد احمدیہ میں اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم برادرم شیخ حمید اللہ صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ سرینگر نے ایک تعارفی تقریر کی۔ بعدہٗ مکرم سید غلام احمد شاہ صاحب نے دس منٹ تقریر کی۔ آخر میں خاکسار نے ڈیڑھ گھنٹہ تک قرآن کریم کی آیت "ان الذین کفروا ینفقون اموالھم لیصدوا عن سبیل اللہ ثم تکون علیھم حسرۃ ثم یغلبون" کے موضوع پر تقریر کی۔ صدارتی تقریر اور دعا پر اجلاس بخیر و خوبی انجام پذیر ہوا۔ یہ بستی بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے پوری کی پوری احمدی ہے۔ مضافات میں غیر احمدیوں کو اجلاس میں شرکت کے لئے تحریک کی گئی تھی لیکن ان میں سے کوئی نہ آ سکے۔ رات کو بعد نماز مغرب و عشاء پھر ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا جس میں خاکسار نے وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون کے موضوع پر تقریر کی۔

اس موقعہ پر ایک تقریر مکرم عبد الکریم صاحب کی بھی کشمیری زبان میں ہوئی۔ یہ تقریر نہایت پرجوش اور خلافت احمدیہ کی برکات پر مشتمل تھی۔ اللہ تعالیٰ موصوف کو صحت و تندرستی کے ساتھ زیادہ سے زیادہ جذبات دینیہ کی توفیق عطا فرمائے اور بیش از بیش دینی اور دنیوی انعامات سے نوازے۔ آمین۔ یہ اجلاس بھی مکرم مولوی عبد الواحد صاحب فاضل کی زیر صدارت انجام پذیر ہوا۔

۹ر نومبر بعد نماز فجر مکرم شیخ حمید اللہ صاحب نے قرآن کریم کی آیت ھل ادلکم علیٰ تجارۃ الخ کی آیت کریمہ کے موضوع پر تقریر کی۔ اور مالی تحریکات کی اہمیت و ضرورت بتا کر مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی تلقین فرمائی۔ بعدہٗ بعض تربیتی امور انجام دیئے گئے۔ مکرم سعید احمد صاحب ڈار پراونشل جنرل سیکرٹری کی ہمشیرہ صاحبہ کی شادی خانہ آبادی بھی اسی روز عمل میں آئی جس میں ہم سب نے شرکت کی۔ اور اجتماعی دعا بھی کی۔ ۱۰ر نومبر کو بعد نماز فجر مسجد احمدیہ میں سورہ فاتحہ کی ابتدائی آیات پر مشتمل درس دیا۔

رشی نگر ناشتہ کے بعد ہمارا وفد رشی نگر کی طرف پیدل روانہ ہوا۔ وفد میں مکرم مولوی غلام احمد شاہ صاحب کے علاوہ مکرم مولوی عبد الواحد صاحب فاضل اور مکرم عبد الکریم صاحب بھی شامل ہو گئے۔ بارہ بجے سے قبل ہم لوگ رشی نگر پہنچ گئے راستہ میں ایک غیر احمدیوں کا گاؤں بھی پڑتا ہے۔ وہاں کے بعض تعلیم یافتہ نوجوانوں کو تبلیغ بھی کی۔ اور بستی کے ہدایت پانے کے لئے اجتماعی دعا بھی کی گئی۔

رشی نگر کے مخلصین استقبال کے لئے راستہ میں کھڑے تھے۔ تعارف و ملاقات ہوئی۔ بعد نماز مغرب و عشاء مسجد احمدیہ میں ایک اجلاس مکرم مولوی عبد الواحد صاحب فاضل کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد مکرم شیخ حمید اللہ صاحب نے ایک تعارفی تقریر کی۔ بعدہٗ خاکسار نے ڈیڑھ گھنٹہ تک سورہ فاتحہ کی تفسیر پر مشتمل ایک تقریر کی۔ اس سلسلہ میں خاکسار نے حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس چیلنج کا بھی تذکرہ کیا جو حضور نے عیسائی دنیا کے سامنے پچاس ہزار روپیہ کے انعامی چیلنج کے ساتھ پیش کیا ہے بشرطیکہ کوئی عیسائی عالم بائیبل میں سے اس قدر حقائق و معارف نکال کر دکھا دے جس قدر حقائق و معارف حضور انور نے سورہ فاتحہ میں سے پیش فرمائے ہیں۔ صدارتی تقریر میں مولوی عبدالواحد صاحب فاضل نے یہ نکتہ بیان فرمایا کہ حضرت اقدس نے امسال تحریک جدید کے نئے سال کا جو اعلان فرمایا ہے تو اس کے دوسرے روز سے کے وعدے گذشتہ سال کی نسبت پچاس ہزار روپے کے اضافہ کے ساتھ ہو رہے ہیں۔ اسی طرح حضور نے احمدی بچوں پر یہ ذمہ داری ڈالی ہے کہ وقف جدید میں احمدی بچے پچاس ہزار روپیہ پیش کریں۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

بعدہٗ یہ اجلاس بخیر و خوبی انجام پذیر ہوا۔

۱۱ر بعد نماز فجر بنی اسرائیل کی ابتدائی آیات اور سورہ النجم کی متعلقہ معراج آیات پر مشتمل درس دیا۔ اور واقعہ الاسراء اور واقعہ معراج کی وضاحت پیش کی۔

نماز جمعہ بھی رشی نگر میں ہی پڑھی۔ خطبہ جمعہ خاکسار نے نظام سلسلہ کی اطاعت و برکات پر مشتمل پڑھا۔ اور نظام سلسلہ کی اطاعت کی اہمیت بتائی نیز حضرت اقدس کی تحریک قرآن کریم پڑھنے پڑھانے کو منظم طور پر روبہ کار لانے کی تحریک کی۔

رشی نگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے پورا گاؤں احمدیت قبول کر چکا ہے۔ یہاں ایک مدرسہ احمدیہ بھی قائم ہے۔ ۱۲ر نومبر کو اس مدرسہ کا معائنہ کیا گیا۔ معلم مکرم محمد عبد اللہ صاحب بچوں کو محنت سے تعلیم دے رہے ہیں۔ مکرم مولوی غلام احمد شاہ صاحب بھی اس مدرسہ میں اپنا کچھ وقت دیتے ہیں۔ مکرم مولوی عبد الواحد صاحب فاضل

اور مولوی غلام احمد شاہ صاحب رشی نگر سے واپس اپنی قیام گاہوں کو روانہ ہو گئے۔ تینوں مکرم پیرزادہ غلام نبی صاحب ایم۔ اے پی کمنہ پورہ سے تشریف لے آئے۔ ہم تینوں شدت کی سردی اور بوندا باندی کی حد تک رہی شوپیاں پہنچے رشی نگر میں مکرم عبد السبحان صاحب صدر جماعت احمدیہ کے دولتکدہ پر دو دن کا قیام رہا۔ اور شوپیاں میں مکرم خواجہ محمد اکمل صاحب کے دولتکدہ پر مقیم ہوئے۔ خواجہ صاحب شیخ حمید اللہ صاحب کے قریبی رشتہ دار ہیں۔ آپ کے صاحبزادہ عزیز بشیر احمد سلیم کا عقد خواجہ صاحب کی صاحبزادی سے کچھ عرصہ قبل ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین اور سلسلہ کے لئے بابرکت بنائے۔ آمین۔

۱۴ ار بعد نماز فجر خواجہ صاحب کے مکان پر ہی سورہ ق کا درس دیا۔ شوپیاں میں دو تین ہی خاندان احمدی ہیں یہاں ابھی تک احمدیہ مسجد بھی نہیں ہے مضافات میں احمدیوں کی آبادی موجود ہے۔

۱۳ ار کو مکرم مولوی احمد اللہ صاحب فاضل کے ہاں "سپرنامہ" میں پہنچ گئے مولوی صاحب موصوف سے ملاقات ہوئی چند گھنٹہ قیام کر کے حسابات کی پڑتال کی۔ اور

مانلو "مانلو" پہنچ گئے۔ یہاں بھی چند گھر احمدیوں کے ہیں انفرادی طور پر تبلیغی و تربیتی گفتگو جاری رہی۔ حسابات کی پڑتال شیخ صاحب نے کی ۱۴ ار کی صبح کو بھی بعض غیر احمدیوں سے تبادلہ خیالات ہوتا رہا۔ ایک غیر احمدی دوست نے یہاں جھگڑا اٹھا دیا اور کہا کہ اب جو آئندہ لا الہ الا اللہ عیسیٰ روح اللہ یا لا الہ الا اللہ موسیٰ کلیم اللہ وغیرہ لکھے جو غیر احمدیوں میں رائج ہیں ہرگز نہیں پڑھا کروں گا۔ بلکہ جماعت احمدیہ کی طرح اسی ایک کلمہ پر یقین رکھوں گا کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ انہوں نے اس بات کا اظہار بھی کیا تھا کہ سب مسلمانوں کو ایک ہو جانا چاہیئے اور ایک ہی مسجد میں نماز پڑھنا چاہیئے۔ خاکسار نے قرآن کریم اور احادیث کی روشنی میں اس خیال باطل کی تردید کر کے بتایا کہ ایسا نہیں ہو سکتا کیونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس زمانہ کے لئے امت محمدیہ کے تہتر حصوں میں منقسم ہو جانے کی پیشگوئی فرمائی تھی جو پوری ہو چکی ہے۔ اس لئے صراط مستقیم یہ ہے کہ مسلمان اس ناجی فرقہ کو تلاش کریں جس کو صحابہ کرام کا مثیل حدیث اور قرآن کریم میں بتایا گیا ہے۔ چنانچہ صحابہ کرام کے وفات مسیح اور تقرر خلافت کے متعلق اجماع موجود ہے اور آج روئے زمین پر صرف جماعت احمدیہ ہی وفات مسیح اور تقرر خلافت پر عمل پیرا ہے یہ دوست بہت متاثر ہوئے فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

مانلو کے پریذیڈنٹ جماعت جناب ماسٹر غلام محمد صاحب ہیں آپ کے دولتکدہ پر قیام و طعام کا انتظام رہا۔

مکرم نصیر الدین صاحب ایک احمدی دوست ہیں جو پہلے پیغامی تھے۔ آپ نے سنایا کہ غالباً ۱۹۳۱ء میں کسی ایسے بلہ بافن غیر مسلم کو کسی مسلمان نے قتل کر دیا تھا جو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات اطہر پر بدزبانی کیا کرتا تھا۔ اس موقعہ پر ایک جلسہ لاہور میں منعقد ہوا تھا۔ تاکہ اس مسئلہ پر مفصل طور پر اسلامی تعلیم کے مطابق روشنی ڈالی جائے۔ اس اہم ترین موقعہ پر مسلمان رؤساء نے حضرت اقدس المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کا نام پیش کیا تھا چنانچہ حضرت اقدس کی تقریر اس موضوع پر کئی گھنٹے تک جاری رہی اور نہایت توجہ اور انہماک سے سامعین نے سماعت فرمائی۔ پیغامی حضرات کو جب معلوم ہوا کہ لاہور میں حضرت اقدس تقریر فرمانے والے ہیں تو انہوں نے خیش زنی شروع کر دی اور بڑے بڑے پوسٹر چسپاں کئے کہ پہلے مرزا محمود احمد صاحب یہ بتائیں کہ کلمہ گو مسلمان ہیں یا کافر بعدہٗ اپنی تقریر پیش کریں۔ تقریر کے دوران پیغامی حضرات کے اس مطالبہ پر مشتمل رقعے میز پر جمع ہونے شروع ہوئے اور میز پر ایک ڈھیر لگ گیا لیکن حضرت اقدس نے رقعوں کا کوئی نوٹس نہ لیا۔ بالآخر ایک پیغامی نے کھڑے ہو کر اپنی بات کو زبانی دہرایا۔ اس پر حضرت اقدس نے فرمایا کہ اس جلسے کا موضوع دوسرا ہے اس لئے کسی دوسرے موقعہ پر آپ لوگ جلسے کا انتظام کریں تو اس مسئلہ کی وضاحت بھی کر دوں گا لیکن اگر آپ لوگ اس پر مصر ہیں تو صدر جلسہ سے اجازت حاصل کر لیں۔ اگر صدر صاحب (جو کہ ایک غیر احمدی معزز دوست تھے) اجازت دیں گے تو اسی اسٹیج پر کام شروع کر دیا جائے گا۔ یہ سن کر پیغامی حضرات خاموش ہو گئے اور تقریر بڑی کامیاب رہی۔

مکرم نصیر الدین صاحب موصوف نے فرمایا کہ اس موقعہ پر حضرت اقدس کی بلند شخصیت کا راز منکشف ہوا۔ اس کے کچھ عرصہ بعد میں نے بیعت کر لی تھی۔

ہاری پاری گام مانلو سے روانہ ہو کر رات کو ہم لوگ سرینگر پہنچ گئے اور ۱۵ ار کو ہاری پاری گام پہنچ گئے۔ مکرم غلام احمد صاحب راتھر صدر جماعت احمدیہ اور مکرم حاجی ولی محمد صاحب راتھر اور دیگر احباب جماعت سے ملاقات ہوئی۔ قیام صدر صاحب کے دولتکدہ پر رہا۔ بعد نماز فجر خاکسار نے قرآن کریم کی آیت رب اوزعنی الخ پر مشتمل درس دیا۔

۱۶ ار نومبر کو ایک بجے دن میدان میں جلسہ منعقد ہوا۔ اس جلسہ کی صدارت کے فرائض خاکسار کو تفویض ہوئے۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم ولی محمد صاحب نے کشمیری زبان میں صداقت احمدیت کے موضوع پر نصف گھنٹہ تک تقریر کی۔ بعدہٗ احمدی بچوں نے "وفات مسیح" کے موضوع پر پرجوش تقاریر کیں۔ اس کے بعد کشمیری زبان میں مکرم برادرم شیخ حمید اللہ صاحب نے نصف گھنٹہ تک تقاریر فرمائی اور خاکسار نے ڈیڑھ گھنٹہ تک سورۃ تکویر کی تفسیر پر مشتمل تقریر کی جس کا کشمیری ترجمہ مکرم حاجی ولی محمد صاحب راتھر نے ساتھ ساتھ پیش کیا۔ ہاری پاری گام میں بھی اس وقت خدا تعالیٰ کے فضل سے ڈیڑھ دو صد احمدی موجود ہیں۔ احمدیہ مسجد بھی ہے۔ مخالفت بھی ہے احباب کرام سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس مخالفت کے بہترین نتائج ظاہر فرماوے۔ جلسہ میں غیر احمدی اور بعض غیر مسلموں نے بھی شرکت فرمائی۔ کشمیر میں اکثر جماعتیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں ہی قائم ہو گئی تھیں لیکن ان جماعتوں کی ترقی خلافت ثانیہ کے مبارک دور میں ہوئی۔ ہاری پاری گام میں خدا تعالیٰ کے فرشتوں نے تبلیغ کی تھی۔ حاجی ولی محمد صاحب راتھر نے بتایا کہ ان کے دادا جان مرحوم نے خواب دیکھا کہ آسمان پر دو سورج طلوع ہوئے ہیں۔ دریافت کرنے پر کسی نے بتایا کہ ایک سورج رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اور دوسرا سورج امام مہدی ہے جس کا ظہور ہو چکا ہے۔ دریافت کیا گیا کہ کہاں ظہور ہوا ہے۔ تب فرشتے نے مکمل پتہ بتایا کہ امام مہدی کا نام حضرت مرزا غلام احمد ہے۔ قادیان ضلع گورداسپور اور تحصیل بٹالہ پنجاب میں وہ رہتے ہیں۔ صبح اٹھ کر اسی دن یہ انہوں نے بیعت کی چٹھی لکھ بھیجی۔ جس کا جواب بھی منظوری کا آ گیا۔

شدید مخالفت اور بائیکاٹ ہو گیا ایک سال تک ایک کتا آپ کی بھیڑ بکریوں کو پہاڑوں پر چرایا کرتا تھا اور رکھوالی بھی کرتا تھا۔ ایک سال تک بائیکاٹ رہا۔ اور ایک سال تک کتا یہ اہم کام سرانجام دیتا رہا۔ یہ ایک معجزہ تھا۔ ان کی وفات کے بعد احمدیت بھی ختم ہو گئی لیکن حاجی ولی محمد صاحب آپ کے پوتا ابھی بچہ ہی تھے کہ انہوں نے الفضل منگوانا شروع کیا۔ بعدہٗ مبلغین کے پہنچنے سے چار آدمیوں نے بیعت کر لی اور اسی طرح ہاری پاری گام اور اس کے مضافات میں احمدیت ترقی کرتی رہی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

قبر مسیح ۱۷ ار کو ہم دونوں بھائی واپس سرینگر پہنچ گئے۔ وادی کشمیر کے جنوبی حصہ کی بعض جماعتوں کا دورہ ختم ہو گیا۔ بوجہ مخصوص سردی شمالی حصہ کی جماعتوں کا دورہ نہ ہو سکا۔ ۷ ار کی شام کو حضرت عیسٰے علیہ السلام کی قبر محلہ خانیار میں دیکھنے چلے گئے۔ یہ قبر نبی صاحب اور پیغمبر صاحب کی قبر کے نام سے اب تک مشہور ہے اور اس قبر کا نمونہ بنی اسرائیل کے بزرگوں کی قبروں سے مطابقت رکھتا ہے۔ احمدیہ لٹریچر میں مدلل اور زبردست شواہد سے اسی قبر کو حضرت عیسٰے علیہ السلام کی قبر ثابت کیا گیا ہے۔ غیر احمدیوں نے ان شواہد پر پردہ ڈالنے کی ناکام کوشش کی ہے لیکن وہ اس میں کامیاب نہیں ہو سکے اور آج بھی جو تختی اس قبر پر نصب ہے اس پر صاحب قبر کا نام "یوز آسف" لکھا ہوا ہے۔ جو درحقیقت "افسردہ یسوع" کے ترجمہ کا مخفف دکھائی دیتا ہے۔ کیونکہ آصف کے معنے "افسردہ" کے ہیں۔ البتہ غیر احمدیوں نے "س" کو "ص" سے بدل کر آصف بنا دیا ہے۔ بہرحال کشمیر اس اعتبار سے بھی جنت نظیر ہے کہ اس آخری زمانہ میں جبکہ دجالی اقوام نے حیات مسیح کا عقیدہ اختراع کر کے توحید پر ایک بے نظیر اور خطرناک حملہ کیا تھا اور یہ حملہ درحقیقت اسلام کو بیخ و بن سے اکھاڑنے کے لئے کیا گیا تھا۔ اس کا نشان بلیغ تردید کی صورت میں سرزمین کشمیر بن ملا ہے

مسیح ناصری تذکرات لاریب
نبھی السلام زندہ پار ہے ہیں

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر آمدہ دعائیہ خطوط و تاریں

از محترم مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر بھارت و پاکستان اور دوسرے ممالک سے جو تاریں اور خطوط دعا کے موصول ہوئے ہیں ان کی تعداد اس قدر ہے کہ نہ ہی اخبار میں گنجائش ہے اور نہ ہی فرداً فرداً جواب دیا جانا ممکن ہے۔ البتہ ایسے جملہ احباب جماعت کے لئے جلسہ سالانہ کے اختتام پر دعا کا اعلان کر دیا گیا تھا۔ خدا تعالےٰ ہر ایک کی حاجت کو پورا کرے اور جو بیمار ہیں اُن کو شفا بخشے۔ جن جن کے جو مقاصد ہیں خدا تعالےٰ اُن کو پورا کرے۔ آمین۔

اس موقعہ پر حسب ذیل احباب نے بذریعہ تار دعا کی درخواست کی:۔

۱۔ مکرم نعمت اللہ صاحب غوری یادگیر
۲۔ " عزیز احمد صاحب بریلی
۳۔ " مولوی ابوالعطاء صاحب ربوہ
۴۔ " محمد اسمٰعیل صاحب غوری یادگیر
۵۔ " عبدالصمد صاحب یادگیر
۶۔ " منظور احمد صاحب سکندرآباد
۷۔ " خلیفہ صباح الدین صاحب ربوہ
۸۔ " جمیل احمد صاحب کراچی
۹۔ " عبدالرحیم صاحب مینکا ڈی
۱۰۔ " علی محمد الہ دین صاحب سکندرآباد
۱۱۔ " یعقوب الرحمٰن صاحب جے پور
۱۲۔ " غلام رسول صاحب ہاڑی پورہ
۱۳۔ " عارف عبدالسلام میر صاحب اننت ناگ
۱۴۔ " عبدالرشید صاحب منگلور
۱۵۔ " منصور احمد صاحب یادگیر
۱۶۔ " عبدالقیوم صاحب بھدرواہ
۱۷۔ " عبدالسلام صاحب ربوہ
۱۸۔ " محمد صدیق صاحب شاہد سالٹ پانڈ
۱۹۔ " سید غلام محمد صاحب رسول پور سونگھڑہ
۲۰۔ " سید فضل عمر صاحب کٹکی رسول پور
۲۱۔ " منصور احمد صاحب شیموگہ
۲۲۔ محترمہ ناصرہ سراج صاحبہ حیدرآباد
۲۳۔ " صوفیہ صاحبہ ڈھاکہ
۲۴۔ " شکیلہ اختر صاحبہ پٹنہ
۲۵۔ مکرم نائب امیر صاحب حیدرآباد
۲۶۔ " عزیز بیگ صاحب مدراس
۲۷۔ " ایم-اے رشید صاحب برمنگھم لندن
۲۸۔ " منشی شمس الدین صاحب کلکتہ
۲۹۔ " منصور احمد صاحب یادگیری
۳۰۔ " مولوی محمد ابوالوفاء صاحب پورٹ بلیر انڈمان
۳۱۔ " نصیر الدین صاحب ابن حکیم محمد دین صاحب شیموگہ
۳۲۔ مکرم غلام قادر صاحب شرق د
" علی محمد الہ دین صاحب سکندرآباد
۳۳۔ " مسعود احمد صاحب کٹک
۳۴۔ " محمد احمد صاحب سوموار پیٹ
۳۵۔ " اختر احمد صاحب اورینوی پٹنہ
۳۶۔ محترمہ شکیلہ اختر پٹنہ
۳۷۔ مکرم رفیق الدین صاحب کھوبنیشور
۳۸۔ " سید علام الدین صاحب کٹک
۳۹۔ " سرور صاحب کھوبنیشور
۴۰۔ " فضل احمد صاحب ایس۔ پی۔ ڈھاکہ
۴۱۔ ایک دوست خورجہ
۴۲۔ ایک دوست حیدرآباد
۴۳۔ مکرم سید غوث محمد صادق حیدرآباد
۴۴۔ " منصور احمد صاحب شیموگہ
۴۵۔ " شہزادہ احمد صاحب ڈمعرد ا۔
۴۶۔ " عبدالرحیم صاحب بنگلور
۴۷۔ " سیف الدین صاحب کھوبنیشور
۴۸۔ " نور عالم صاحب کلکتہ
۴۹۔ " امیر صاحب جماعت احمدیہ کالیکٹ
۵۰۔ " شمس الدین صاحب پونچھ
۵۱۔ " نعمت اللہ صاحب غوری یادگیر
۵۲۔ " ظل الرحمٰن صاحب کھوبنیشور
۵۳۔ محترمہ امۃ الرشید صاحبہ مظفرپور
۵۴۔ مکرم داؤد احمد صاحب مظفرپور
۵۵۔ " محمد الیاس صاحب یادگیر
۵۶۔ " محمد صادق صاحب شاہجہانپور
۵۷۔ " شیخ محمود صاحب شیموگہ
۵۸۔ " اختر حسین صاحب شیموگہ
۵۹۔ " عبدالعلیم صاحب "
۶۰۔ " وسیم الدین احمد صاحب۔ ترسیلہ ڈام
۶۱۔ " مبارک احمد صاحب تندور
۶۲۔ " شفیع احمد صاحب کلکتہ۔
۶۳۔ " ابوبکر صاحب مالاباری بھدرواہ
۶۴۔ " عبدالصمد صاحب "
۶۵۔ " عبد الستار صاحب۔ شاہ آباد
۶۶۔ " نائب امام مسجد احمدیہ لندن

رمضان المبارک کا مقدس مہینہ

(اداریہ)

مخلصین جماعت کیلئے اپنی سابقہ کوتاہیوں اور خامیوں کو دور کرکے روحانی ترقیات حاصل کرنے کا زرّیں موقعہ

خدا تعالےٰ کا ہم پر یہ ایک خاص فضل اور احسان ہے کہ اس نے سال میں ایک مہینہ ایسا مقرر فرمایا ہے۔ جس میں عبادات اور ریاضات کا خاص پروگرام پیش کرکے ہمیں اپنی سال بھر کی کوتاہیوں اور خامیوں کا ازالہ کرکے بے شمار فضلوں اور انعامات کو پانے کا زرّیں موقعہ عطا فرمایا ہے۔

اللہ تبارک تعالےٰ کا شکر ہے کہ ہماری زندگی میں اس دفعہ ہمیں اس مقدس مہینہ کی برکات و فیوض سے متمتع ہونے کا موقع مل رہا ہے۔ کس کو علم ہے کہ اس کے بعد پھر یہ مقدس مہینہ اس کی زندگی میں آئے گا۔ اس لئے مخلصین جماعت جہاں نماز روزہ۔ نوافل کی ادائیگی اور درس و تدریس میں حصہ لے کر خدائی فضلوں کو جذب کر رہے ہوں گے۔ وہاں اس بابرکت مہینہ میں خدا تعالےٰ کے دین کی خاطر صدقہ و خیرات اور مالی قربانی کا اعلیٰ نمونہ پیش کرکے اس کی رضاء اور قرب کو حاصل کریں۔

حدیث شریف میں آتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اس مہینہ میں بے انتہاء صدقہ و خیرات دینے میں آپ کا ہاتھ تیز ہوا کی طرح چلتا تھا اسلئے احباب جماعت کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ جہاں وہ اس مہینہ میں اپنے دوسرے لازمی چندہ جات کی سو فی صدی ادائیگی کی کوشش کریں وہاں صاحب نصاب احباب ان ایام میں زکوٰۃ کے فریضہ کی ادائیگی کی طرف خاص توجہ فرماویں زکوٰۃ اسلام کے بنیادی پانچ ارکان میں ایک رکن ہے اور کوئی دوسرا چندہ اس کا قائمقام نہیں ہوسکتا۔

زکوٰۃ کی تمام رقوم مرکز میں بھجوائی جانی لازمی ہیں تا امام یا خلیفۂ وقت کے حکم سے مرکز خود مستحقین میں تقسیم کرنے کا انتظام کرے اس رقم کا اپنے طور پر تقسیم کرنا شرعاً منع ہے البتہ اگر کوئی دوست اپنی زکوٰۃ کا کچھ حصہ اپنے غریب رشتہ داروں کو دینا چاہے تو اس کا طریق یہ ہے کہ مقامی جماعت کے توسط سے اس کی منظوری کا معاملہ مرکز میں بذریعہ نظارت بیت المال پیش کیا جائے۔ اس پابندی میں جو حکمت ہے وہ بالکل ظاہر ہے تاکہ تمام جماعت کی زکوٰۃ کی رقم ایک جگہ اکٹھی ہونے کے بعد ایسے طریقہ سے تقسیم ہو جس سے ساری جماعت کو ٹھوس رنگ میں فائدہ ہو۔

جملہ سیکرٹریان مال کو خاص طور پر کوشش کرکے اپنی اپنی جماعت کے صاحب نصاب احباب سے زکوٰۃ کی رقوم وصول کرکے جلد مرکز میں ارسال فرماویں۔ اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ جملہ احباب جماعت کو رمضان المبارک کی برکات و فیوض سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اُٹھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور وہ اس خاص موقعہ سے صحیح معنوں میں مستفید ہوکر اپنی سابقہ کوتاہیوں اور خامیوں کا ازالہ کرسکیں آمین یا ارحم الراحمین۔

ناظر بیت المال قادیان

بدر کیلئے خاص توجہ کی ضرورت

احباب جماعت اس امر سے بخوبی آگاہ ہی ہیں کہ ہندوستان کی احمدی جماعتوں کی تربیت اور اصلاح کے لئے مرکز سے صرف ایک ہی اخبار بدر شائع ہوتا ہے۔ جو احباب کی تربیت کے علاوہ مرکزی تحریکات وغیرہ بھی جماعتوں تک پہنچاتا ہے۔ مگر افسوس! کہ یہ واحد اخبار بھی ہمیشہ مالی مشکلات سے دوچار رہتا ہے۔ گزشتہ جلسہ سالانہ کے مبارک ایام میں جماعت کے مخیر احباب نے بدر کی دل کھول کر اعانت فرمائی تھی۔ لیکن امسال اعانت بدر میں بہت کم دوستوں نے حصہ لیا ہے۔ جس سے بدر کے لئے اور بھی مالی مشکلات پیدا ہو رہی ہیں۔ اس لئے مبلغین حضرات، پریذیڈنٹ صاحبان، نیز دیگر عہدیداران جماعت اور ذی اثر احباب جماعت سے گزارش ہے کہ وہ فوری توجہ دے کر بدر کی اعانت اور اس کی خریداری کے لئے پوری جد و جہد فرما کر بدر کی مالی مشکلات کو دور کرنے کی کوشش فرماویں۔ ایسے مخیر دوست جو اس کی اعانت فرما سکتے ہوں وہ اس کار خیر میں ضرور حصہ فرمائیں اور اعانت کی رقوم مرکز بھجوا کر دفتر بدر کو اس سے مطلع فرما دیں۔ خدا تعالیٰ آپ کی کوششوں میں برکت ڈالے اور بدر جماعت کی روحانی و اخلاقی تربیت کا کام سرانجام دیتا رہے۔ (ایڈیٹر بدر)

خبریں

بنکاک ۱۹ر دسمبر۔ آج بھارت نے ہاکی کے فائینل میچ میں پاکستان کو صفر کے مقابلہ میں ایک گول پر شکست دے کر ایشیائی چیمپئن شپ جیت لی جو ۱۹۵۸ء میں ایشیائی کھیلوں کے آغاز سے پاکستان کے پاس چلی آ رہی تھی۔ بھارت کی جیت کا سہرا ریلوے کے جیسر سنگھ کے سر پر ہے جنہوں نے زخمی ہونے کے باوجود پر جوش اور ہنگامہ خیز کھیل کا مظاہرہ کیا۔ آج سٹیڈیم میں ۵ ہزار سے زیادہ درشکوں کی موجودگی میں کھیل شروع ہوا۔

نئی دہلی ۱۹ر دسمبر۔ پنجاب کے مکھیہ منتری گیانی گورمکھ سنگھ مسافر اور پنجاب کانگرس کے صدر گیانی ذیل سنگھ نے آج دو گھنٹے تک پنجاب کی صورت حال کے متعلق مرکزی لیڈروں کے ساتھ بات چیت کی۔ یہ بات چیت لوک سبھا کے سپیکر شری حکم سنگھ کی کوٹھی پنچ کے موقعہ پر ہوئی جہاں مرکزی ہوم منسٹر شری چوہان، ریلوے منسٹر شری پاٹل، لیبر منسٹر شری جگجیون رام، وزیر صنعت شری سنجیویا اور وزیر قانون شری پاٹھک بھی موجود تھے۔ انہوں نے مرکزی لیڈروں کو پنجاب کی صورت حال سے مطلع کیا۔ معلوم ہوا ہے کہ مرکزی سرکار کے سٹینڈ میں کوئی تبدیلی نہیں آئی۔ اور وہ اکالیوں کو مزید مراعات دینے کو تیار نہیں ہے۔ وہ اپنے اس عزم پر قائم ہے کہ وہ بہر صورت حال سے سختی سے نپٹے گی اور کہ امن و قانون ہر قیمت پر برقرار رکھا جائے گا۔ سرکار کی طرف سے اکالیوں کے ساتھ بات چیت کے لئے سلسلہ جنبانی کرنے کی کوئی تجویز نہیں ہے۔ شری مسافر اور ذیل سنگھ نے کل وزیر اعظم شریمتی اندرا گاندھی کے ساتھ ملاقات کی اور پنجاب کی صورت حال اور کانگرسی حلقوں کی تقسیم کے معاملہ پر تبادلہ خیالات کیا۔ لیڈر نے کل ۲۰ر دسمبر کو پنجاب کانگرس کی الیکشن کمیٹی حلقوں کی تقسیم کا فیصلہ کرے گی۔ شری مسافر نے دہلی میں ضلع امرتسر کے حکام کے ساتھ ٹیلیفون پر رابطہ برقرار رکھا۔ انہوں نے انہیں بتایا کہ ضلع میں ۵۰ گرفتاریاں کی گئی ہیں۔ کوئی واردات نہیں ہوئی۔ البتہ ۔۔۔ پر ۔۔۔ بھی ۔۔۔ شری مسافر کو ۔۔۔ کے ۔۔۔ بات سے بھی جو اطلاعات ملی ہیں ۔۔۔ بتایا گیا کہ ہر جگہ حالت تسلی بخش ہے۔

چنڈی گڑھ ۱۹ر دسمبر۔ یوگیراج مسور یہ دیو پر دھان وشوا ہندو سماج کے برت کا آج تیسرا دن تھا۔ انہوں نے سنت فتح سنگھ کے برت کے جواب میں آریہ سماج مندر چنڈی گڑھ میں برت رکھا ہوا ہے۔ انہوں نے کہا کہ سنت فتح سنگھ سیاسی مقاصد کی خاطر دھارمک استھان کا ناجائز استعمال کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ چار اشخاص نے جن میں دو سادھو بھی ہیں پیشکش کی ہے کہ اگر سرکار اکالیوں کی دھمکیوں کے آگے جھک گئی تو وہ خود کو آگ لگا کر آتم بلیدان کر دیں گے۔

نئی دہلی ۱۹ر دسمبر۔ راشٹرپتی ڈاکٹر رادھا کرشنن نے بنکاک میں ایشیائی ہاکی چیمپین شپ جیتنے پر بھارتی ہاکی ٹیم کو مبارکباد دی ہے۔ انہوں نے اپنے پیغام میں کہا ہے کہ میں ایشیائی کھیلوں میں اپنی ہاکی ٹیم کی جیت پر مبارکباد اور اپنی ٹیم کے تمام ممبروں کو نیک خواہشات بھیجتا ہوں۔ بھارت ہاکی فیڈریشن کے صدر شری اشونی کمار نے بھارتی ٹیم کی فتح پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ بھارتی ہاکی ٹیم نے بنکاک میں جو فتح حاصل کی ہے اس پر مجھے ناز ہے۔ اپنے دیش واسیوں کی طرح مجھے بھی خوشی ہے اور تمام کھلاڑیوں اور خاص کر ہاکی کے کھلاڑیوں سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ میکسیکو کی آئندہ آزمائش کے لئے چوکس رہیں۔

امرتسر ۱۹ر دسمبر۔ سنت فتح سنگھ کے مرن برت کا آج تیسرا دن تھا۔ ان کا وزن ۵ پونڈ کم ہو گیا۔ آج ان کا وزن ۱۲۷ پونڈ تھا۔ ڈاکٹروں کے بیان کے مطابق ان کی عام حالت اچھی ہے۔ وہ اکال تخت کی تیسری منزل پر فرش پر ڈنلوپ کے بچھونے پر لیٹے رہتے ہیں۔ ان کے پاس ۲۴ گھنٹے سکھ سنگی صاحب کا پاٹھ ہوتا رہتا ہے۔ شہر میں حالات پر امن اور نارمل ہیں۔ پولیس کی بھاری جمعیت مختلف علاقوں میں گشت کرتی رہتی ہے۔

سیگاؤں ۱۹ر دسمبر۔ مزید امریکی فوج جنوبی ویت نام میں اترنے لگ گئی ہے۔ اس طرح جنوبی ویت نام میں تعینات امریکن فوج کی کل تعداد ۳ لاکھ ۸۰ ہزار سے زائد ہو جائے گی۔ اطلاع ملی ہے کہ سیگاؤں سے ۳۰۰ میل کی دوری پر ایک جگہ امریکی فوجوں کے ایک ڈویژن اور کیمونسٹ گوریلوں میں گھمسان کی جنگ ہوئی۔ یہ شمالی ویت نام کی اب تک کی لڑائیوں میں سب سے زیادہ خونریز تھی۔ اور سیگاؤں سے امریکی فوجوں کا ایک بٹالین ہوائی جہازوں کے ذریعہ محاذ پر بھیجی گئی۔ لیکن ایسا لگتا ہے کہ ویت کانگ گوریلوں کو علم تھا کہ امریکن فوج یہاں اتاری جانے والی ہے۔ چنانچہ اس جگہ کے نزدیک مشین گنوں کا جال بچھا کر فائرنگ اور گولہ باری کی گئی۔ جوں جوں امریکن فوج کے دستے اترنے لگے ان پر فائرنگ ہوتی گئی۔ کہا جاتا ہے کہ اس جنگ میں کئی امریکی کمپنی کمانڈر کام آئے تاہم امریکہ نے نقصان کو معمولی قرار دیا ہے۔ ایک اور اطلاع یہ ہے کہ چین نے روس کی یہ تجویز رد کر دی ہے کہ روس اور چین مل کر شمالی ویت نام کی امداد کریں۔ اور اس امر کا اعلان چینی وزیر خارجہ مارشل چین ژی نے ایک پبلک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ روس چین اور شمالی ویت نام کے عوام کی ایکتا کو ختم کرنا چاہتا ہے۔

بھوپال ۱۹ر دسمبر۔ ڈاکٹر رام منوہر لوہیا ممبر پارلیمنٹ نے اخباری نمائندوں کے ساتھ بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ میری یہ اطلاع ہے کہ بھارت میں نئی ریلیں بچھاتے وقت جو ریلوے پٹڑی استعمال کی جاتی ہے وہ نرم فولاد کی بنی ہوتی ہے۔ بار بار ریلوے حادثے ہونے کی یہ بھی ایک وجہ ہو سکتی ہے۔ لیکن ریلوے حادثوں کی وجہ یہ نرم فولاد ہو یا تخریبی کارروائی ہو یا کچھ اور یہ ایک مجرمانہ لاپروائی ہے۔ اور حادثوں سے جو اموات ہوتی ہیں ان کے لئے گورنمنٹ یا متعلقہ وزیر ذمہ دار ہوتے ہیں۔

بمبئی ۱۹ر دسمبر۔ سابق وزیر دفاع شری وی کے کرشنا مینن نے کل بمبئی شمال مشرقی پارلیمنٹری حلقہ کا طوفانی دورہ کیا تقریباً ایک لاکھ اشخاص نے آپ کا سواگت کیا۔ کلیان اور تھانہ سمیت متعدد مقامات پر ہزاروں اشخاص نے "ہم کرشنا مینن کو چاہتے ہیں"۔ اور "کرشنا مینن زندہ باد" کے نعروں سے آپ کا سواگت کیا۔ میٹنگوں اور جلسوں میں آپ کے بہت سے ورکروں اور دوستوں نے آپ سے اپیل کی کہ آپ اس حلقہ سے بطور آزاد امیدوار کھڑے ہونے کا اعلان کر دیں۔ شری مینن نے جواب دیا "مزید چند دن انتظار کرو۔ میں جلد از جلد اپنے فیصلہ کا اعلان کر دوں گا۔ یاد رہے کہ اس حلقہ سے کانگرس نے آپ کو ٹکٹ دینے سے انکار کر دیا۔ شری مینن نے کلیان میں منعقدہ ایک سواگتی جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ جمہوری حکومت میں کسی وزیر کو اس وقت مستعفی ہو جانا چاہیے جب عوام ایسا مطالبہ کریں یا ایسی صورت حال پیدا ہو جائے۔ جبکہ اس کی موجودگی میں مناسب انکواری ممکن نہ ہو۔ حاضرین میں سے ایک شخص نے آپ سے پوچھا تھا کہ ۱۹۶۲ء میں چینی حملہ کے بعد آپ کے مستعفی ہونے کے حالات کیا تھے۔ شری مینن نے کہا کہ میں اس معاملہ کی اچھائیوں برائیوں میں جانے کو تیار نہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ میرے گزشتہ منسٹری کے عہدہ کے دوران میں نے اور سرکار نے فوجوں کو مضبوط بنانے کے لئے جو کارروائیاں کیں ان سب کا پبلک میں ذکر کرنا اچھا نہیں۔ کیونکہ چین اور پاکستان کا خطرہ ابھی قائم ہے اور پبلک طور پر بتانے سے کہ فوجوں اور اسلحہ فیکٹریوں نے کیا کیا تھا۔ صرف دیش کے دشمنوں کو ہی فائدہ پہنچ سکتا ہے۔